Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

2-1-07

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly

BADR Qadian

شمارہ 48

شرح چندہ

سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک

10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

8 ذوالقعدہ 1427 ہجری 30 نبوت 1385 ہش 30 نومبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 25 نومبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو عبادت کرنے اور خدا سے تعلق جوڑنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مجالس ذکر کا قیام اور ان کی فضائل و برکات

ارشاد باری تعالیٰ

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَہٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡہُمۡ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ وَکَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا (سورۃ الکھف:29)

ترجمہ:۔ اور تو خود بھی صبر کر ان لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے رب کو اسکی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور تیری نگاہیں ان سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے مختلف راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اہل ذکر کی محفل کو تلاش کرتے ہیں جب انہیں ایسی جماعت مل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کے لئے آؤ۔ پھر وہ فرشتے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے والوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کی آسمانی دنیا تک قطار لگ جاتی ہے۔ جب وہ واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حالات سے پوری طرح باخبر ہوتے ہوئے بھی ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا عرض کرتے تھے فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ کی تسبیح کرتے تھے اور آپ کی بڑائی کا اظہار کر رہے تھے اور آپ کی تعریف کر رہے تھے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی خوب عبادت کرتے، بزرگی اور تسبیح کرتے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ جنت کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار بخدا انہوں نے جنت تو نہیں دیکھی پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کے اس سے بھی زیادہ حریص ہوتے اور طلب گار ہوتے اور اس سے بھی زیادہ رغبت کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں بخدا انہوں نے جہنم تو نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس بات کا گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا اس پر ایک فرشتے نے عرض کیا کہ ان کی جماعت میں فلاں آدمی جو ان میں سے تو نہیں تھا مگر وہ کسی ضرورت سے وہاں آیا تھا اس کے بارے میں میرے پروردگار آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یہ ذکر کرنے والے ایسے ہم نشیں ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضائل الذکر)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زھد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں"۔ (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

"حتیٰ الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ کو دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اس جلسے میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور انکی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ 352-351)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پوپ صاحب کے جواب میں!

((5))

ہم نے اپنے گزشتہ مضمون میں بعض انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے ان کے متعلق موجودہ بائیبل کے توہین سے بھرے ہوئے واقعات پیش کئے تھے اب ہم ان انبیاء کے متعلق قرآن مجید کے فرمودات کے حوالوں سے ذکر کرتے ہیں کہ قرآن مجید کس شان سے ان انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کرتا ہے۔ محترم قارئین خود ہی قرآن مجید اور بائیبل کے بیانات کا مشاہدہ فرمالیں۔ حق یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ایسے مبارک وجود ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں راہ ہدایت دکھانے کیلئے بھیجتا ہے جو اس راہ میں مخالفین کے دکھ اور تکالیف برداشت کرتے ہیں اور انسان کو خدا سے ملاتے ہیں وہ یقیناً اس قابل ہیں کہ ان کی عزت و تکریم اور عظمت شان کے ترانے گائے جائیں لیکن اگر ان کے کیریکٹر ہی خراب ہونے لگیں تو دنیا میں ان کی پیش کردہ ہدایت سے اعتبار اٹھ جائے گا اور اس طرح خدا کے وجود سے ہی لوگوں کا ایمان اٹھ جائے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید یوں پیار بھرے انداز میں ذکر فرماتا ہے:-

وَلَقَدْ نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ٥ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ٥ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ٥ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ٥ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ٥ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ٥ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ٥ (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت 76 تا 82)

ترجمہ: اور یقیناً ہمیں نوح نے پکارا تو (دیکھو) ہم کیسا اچھا جواب دینے والے ہیں۔ اور ہم نے اس کو اور اس کے اہل کو بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔ اور ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رہنے والا بنا دیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔ یقیناً ہم اسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

اسی طرح قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں اور انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب عطا ہونے کا ذکر موجود ہے جو قرآن مجید کی دس سے زائد سورتوں میں پھیلا پڑا ہے۔ لیکن بائیبل حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہے:

''اور نوح کھیتی باڑی کرنے لگا اور اس نے ایک انگور کا باغ لگایا اور اس کی مے پی کر نشے میں آیا اور اپنے ڈیرے میں آپ کو ننگا کیا اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو ننگا دیکھا اور اپنے دو بھائیوں کو جو باہر تھے خبر دی تب سم اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اپنے دونوں کاندھوں پر دھرا اور پچھلے پاؤں جا کے اپنے باپ کی برہنگی کو چھپایا پر ان کی پیٹھ اس کی طرف تھی کہ انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی کو نہ دیکھا۔'' (پیدائش: 23-9/20)

یہاں قرآن مجید نے بائیبل کی ایک عجیب اصلاح فرمائی قرآن مجید فرماتا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا نافرمان تھا وہ حضرت نوح کی کشتی میں نہیں بیٹھا اس کے عمل غیر صالح تھے لیکن بائیبل حضرت نوح کے تینوں بیٹوں کی تعریف کرتی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو ننگا دیکھکر اس کو ڈھانپا۔ لیکن حضرت نوح کو شراب پی کر اس قدر مدہوش ہونے والا بتاتی ہے کہ جس کو اپنے ننگ ڈھکنے تک کا خیال نہ رہا۔ اس موقع پر ہم مزید کچھ لکھنے کی بجائے بائیبل کے اس بیان پر نعوذ باللہ من ذالک پڑھتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے:

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ٥ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ٥ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ٥ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ٥ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ٥ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ٥ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ٥ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ٥ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ٥ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ٥ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ٥ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ٥ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ٥ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ٥ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ٥ (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت 84 تا 99)

ترجمہ: اور یقیناً اسی کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا۔ (یاد کر) جب وہ اپنے رب کے حضور قلب سلیم لے کر حاضر ہوا۔ (پھر) جب اس نے اپنے باپ سے اور اس کی قوم سے کہا وہ ہے کیا جس کی تم عبادت کرتے ہو؟ کیا اللہ کے سوا، تم سراپا جھوٹ دوسرے معبود چاہتے ہو؟ پس تم نے تمام جہانوں کے رب کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ پھر اس نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی اور کہا میں تو یقیناً بیزار ہو گیا ہوں۔ پس وہ اس سے پیٹھ پھیرتے ہوئے چلے گئے۔ پھر وہ نظر بچا کر ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوا پس پوچھا کیا تم کھاتے نہیں؟ تمہیں ہوا کیا ہے کہ تم بولتے نہیں۔ پھر اس نے ان کے خلاف مخفی کاروائی کی۔ داہنے ہاتھ سے ایک کاری ضرب لگاتے ہوئے۔ پس وہ (لوگ) اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ اس نے (ان سے) کہا کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جن کو تم (خود) تراشتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسے بھی جو تم بناتے ہو۔ انہوں نے کہا اس کے لئے ایک چتا بناؤ پھر اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دو۔ پس انہوں نے اس کے متعلق ایک (ظالمانہ) تدبیر کی تو ہم نے انہیں سخت ذلیل کر دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ٥ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ٥ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ٥ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ٥ (سورۃ الصّٰفّٰت: آیت 130 تا 133)

ترجمہ: اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

بائیبل میں آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں یہ عجیب بات دیکھیں گے کہ ان کے جھوٹ بولنے کا ذکر تو ہے لیکن جو انہوں نے شرک کے خلاف عظیم الشان جہاد کیا اور جس کی وجہ سے انہیں آگ میں ڈالنے کا منصوبہ بھی بنایا گیا تھا اس کا کہیں ذکر تک نہیں ہے حالانکہ یہی وہ بنیادی مقصد ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیاء تشریف لاتے ہیں۔ صرف قرآن مجید نے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وحدانیت کی خاطر اس عظیم قربانی کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر کیسی عجیب بات ہے کہ بعض یہودی اور عیسائی معاندین یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید بائیبل کی نقل ہے۔ اگر قرآن مجید بائیبل کی نقل ہوتا تو ضرور حضرت لوط علیہ السلام کے شراب پینے اور بیٹیوں سے ناجائز تعلقات کا ذکر کرتا نعوذ باللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جھوٹ بولنے کا ذکر کرتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر قرآن مجید کو انصاف کی نظر سے پڑھا جائے تو ایک قاری صاف طور پر محسوس کرے گا کہ قرآن مجید ہی وہ عظیم کتاب ہے جس نے بائیبل کی بھی اصلاح کی ہے اور انبیاء کی عصمت اور ان کی عزت و تکریم کو بھی قائم کیا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام خدا کے وہ پیارے نبی تھے جن کو بنی اسرائیلی سلسلہ میں نبوت کے ساتھ ساتھ بادشاہت بھی نصیب ہوئی تھی اور عظیم حکمت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا تھا لیکن بائیبل نے ان کو بھی ایک عیاش کے طور پر پیش کر دیا ہے چنانچہ گزشتہ مضمون میں آپ اس تعلق میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں اب دیکھئے کہ قرآن مجید حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق کیا فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ٥ (النمل: 16)

ترجمہ: اور ہم نے یقیناً داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا کیا تھا اور دونوں نے کہا تمام تعریف اللہ ہی کی ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

پھر فرمایا: اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا وہ کیا ہی اچھا بندہ تھا یقیناً وہ بار بار عاجزی سے خدا کے حضور جھکنے والا تھا۔ (ص: 31)

اس قدر خدا کے حضور جھکنے والا بندہ کیا اس قدر عیاش ہو سکتا ہے کہ کسی کی خوبصورت بیوی سے ہمبستر ہو اور اس کے خاوند کو قتل کر دے نعوذ باللہ من ذالک۔ قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو استغفار کرنے والا رکوع کرنے والا اور خدا کے حضور جھکنے والا بتایا ہے۔ (ص: 25)

علاوہ اس کے قرآن مجید مختلف مقامات پر انبیاء کا عظیم الشان ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ٥ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ٥ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ٥ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ٥ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ٥ (سورۃ الانعام: آیت نمبر 84 تا 88)

ترجمہ:: یہ ہماری حجت تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے خلاف عطا کی ہم جس کو چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں یقیناً تیرا رب بہت حکمت والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اس کو ہم نے اسحٰق اور یعقوب عطا کئے سب کو ہم نے ہدایت دی اور نوح کو ہم نے اس سے پہلے ہدایت دی تھی اور اس کی ذریت میں سے

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور احادیث میں جمعۃ الوداع کا کوئی تصور نہیں ملتا، ہاں جمعہ کی اہمیت ہے اور بہت اہمیت ہے۔

ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تراش کر یا تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے۔

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی ایک خاص گھڑی آتی ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے

(قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے جمعہ کی فرضیت واہمیت اور اس سے متعلقہ امور کا بیان اور احباب جماعت کو اہم نصائح)

گزشتہ خطبات میں جاری مضمون کے تسلسل میں قرآن مجید، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 20/اکتوبر 2006ء بمطابق 20/اخاء1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

(سورۃ الجمعۃ 10 تا 12)

آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اور انشاء اللہ دو تین دن تک یہ رمضان کا مہینہ بھی اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی استعداد اور بساط کے مطابق کوشش کی کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور اس کا پیار، اس کی محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے والوں میں شامل ہو سکیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا ابھی دو تین دن باقی ہیں، جو اس رمضان سے بھر پور فائدہ نہیں اٹھا سکے وہ ان بقیہ دنوں میں ہی اگر سچے دل سے کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن سکتے ہیں۔ کیونکہ خالص ہو کر اس کی راہ میں گزرا ہوا ایک لمحہ بھی انسان کی کایا پلٹ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کو ماں باپ سے بھی زیادہ بڑھ کر پیار کرتا ہے۔ وہ جب اپنے بندے کو اپنے ساتھ چمٹاتا ہے تو وہ بندہ وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا۔ اس ایک سچے اور خالص لمحے کی دعا انسان کو برائیوں سے اتنا دور لے جاتی ہے، اس کی طبیعت میں اتنا فرق ڈال دیتی ہے جو مَشرِقَین کا فرق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوسی کا تو کوئی سوال ہی نہیں، صرف ان راستوں پر چلنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کو پانے کے راستے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو پانے کے وہ اسلوب سیکھنے کی ضرورت ہے جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائے جو ایک عرصے سے بھولی بسری یادیں بن چکے تھے اور جن کو دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمارے سامنے رکھا۔ پس ہم وہ خوش قسمت ہیں جو اس امام کو ماننے والے ہیں جس نے ان راستوں کو صاف کر کے ہماری ان کی طرف راہنمائی فرمائی۔ ہمارے ذہنوں کی گرد بھی جھاڑی جس سے بدعات اور غلط روایات سے ہمارے ذہن پاک وصاف ہوئے، جس میں آجکل غیر احمدی معاشرہ ڈوبا ہوا ہے۔ بہت ساری غلط روایات ہیں جو ان میں راہ پکڑ گئی ہیں، بدعات کا دخل ہو گیا ہے جس سے ان کی بعض باتیں اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائی تھی کوسوں دور چلی گئی ہیں اور ان باتوں میں ایک جمعۃ الوداع کا تصور بھی ہے۔ جبکہ قرآن کریم اور احادیث میں جمعۃ الوداع کا کوئی تصور نہیں ملتا۔ ہاں جمعہ کی اہمیت ہے اور بہت اہمیت ہے، جس کا میں ان آیات کی روشنی میں جو میں نے تلاوت کی ہیں اور احادیث کی روشنی میں ذکر کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں نہایت افسوس سے اس بات کا ذکر کروں گا کہ امام الزمان کی بیعت میں آنے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ خلفاء احمدیت اس تصور کو ذہنوں سے نکالنے کے لئے بارہا اس طرف توجہ دلا چکے ہیں بعض احمدی بھی معاشرے کی اس برائی اور بدعت کا شکار ہو کر جمعہ کی اہمیت کو بھلا کر جمعۃ الوداع کا تصور ذہنوں میں بٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ایسے لوگ چاہے زبان سے اس بات کا اقرار کریں یا نہ کریں اپنے حال سے، اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ عموماً سارا سال مساجد میں جمعوں پر جو حاضری ہوتی ہے، رمضان کے دنوں میں خاص قسم کا ماحول بننے کی وجہ سے جمعوں میں حاضری اس سے بہت بہتر ہو جاتی ہے۔ لیکن رمضان کے آخری جمعہ میں یہ حاضری رمضان کے باقی جمعوں کی نسبت بہت آگے بڑھ جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ آج توجہ زیادہ ہے۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ مرکز میں یا جہاں خلیفۂ وقت نماز جمعہ پڑھا رہے ہوں وہاں اس جمعے میں شامل ہونے کی لوگ زیادہ کوشش کرتے ہیں جو ٹھیک ہے لیکن اگر جماعتیں جائزہ لیں تو ہر مسجد میں رمضان کے آخری جمعہ کی حاضری پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس یہ عمل ظاہر کر رہا ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جاؤ، جمعہ پڑھ لو اور گناہ بخشوا لو۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان میں پہلے سے بڑھ کر بندے کے ساتھ بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔ لیکن بندے کو بھی اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے حتی الوسع اس تعلیم پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آنحضرت ﷺ نے مختلف مواقع پر جمعہ کے دن کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن جمعۃ الوداع کی کسی اہمیت کا تصور نہیں ملتا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اس آخری جمعہ میں جو رمضان کا آخری جمعہ ہے، یہ سبق ملتا ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس جمعہ سے اس طرح گذریں اور نکلیں کہ رمضان کے بعد آنے والے جمعہ کی تیاری اور استقبال کر رہے ہوں اور پھر ہر آنے والا جو جمعہ ہے وہ ہر نئے آنے والے جمعہ کی تیاری کرواتے ہوئے ہمیں روحانیت میں ترقی کے نئے راستے دکھانے والا بنتا چلا جائے اور یوں ہمارے اندر روحانی روشنی کے چراغ سے چراغ جلتے چلے جائیں اور یہ سلسلہ کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہو اور ہر آنے والا رمضان ہمیں روحانیت کے نئے راستے دکھاتے چلے جانے والا رمضان ہو، نئی منازل کی طرف راہنمائی کرنے والا رمضان ہو جس کا اثر ہم ہر لمحہ اپنی زندگیوں پر بھی دیکھیں اور اپنے بیوی بچوں پر بھی دیکھیں اور اپنے ماحول پر بھی دیکھیں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ہمیں قرآن اور حدیث سے جمعہ کی اہمیت پتہ چلتی ہے۔ قرآن کریم

میں اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں جو حکم اتارا ہے، وہ سب سے پہلے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا: پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ پھر فرماتا ہے: اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوہ دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

تو دیکھیں کتنا واضح حکم ہے، کوئی ابہام نہیں ہے کہ کون سے جمعہ کی طرف بلایا جائے؟ صرف حکم ہے تو یہ کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کی طرف بلایا جائے تو اس پیارے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے دوڑو۔ یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ تھوڑا سا یہ کام رہتا ہے اسے پورا کرلوں پھر جاتا ہوں۔ یہاں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے وقت اس مسجد کا ہال نصف سے بھی کم بھرا ہوتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ لوگ آنا شروع ہوتے ہیں اور جگہ بھرتی چلی جاتی ہے۔ صرف یہاں نہیں، باقی دنیا میں بھی یہی حال ہے بلکہ بعض لوگ خطبہ ثانیہ کے دوران آ رہے ہوتے ہیں۔ بعض کو تو کام سے رخصت کی مجبوریاں ہیں، بعض کو بعض دفعہ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن بعض عادی بھی ہوتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جتنا دیر سے جا سکیں، جتنا لیٹ جا سکیں جایا جائے تا کہ نماز میں شامل ہو کر فوری واپس آ جائیں یا تھوڑا سا خطبے کا حصہ سن لیں تو یہی کافی ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے۔ پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے، پھر مینڈھا یعنی بھیڑ بکرا، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح، پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الاستماع الی الخطبة یوم الجمعة)

تو دیکھیں جمعہ کے لئے جلدی آنے کی اہمیت کس طرح واضح فرمائی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض کام کرنے والے لوگ ایسے ہیں جن کو مجبوریاں ہوتی ہیں لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جس میں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ جمعہ پہ وقت پر جانا ہے۔ اکثر یہاں بہت سارے لوگ میرے سامنے مسجد کے اگلے حصے میں بیٹھے ہوتے ہیں، تقریباً نوے فیصد شاید وہی چہرے ہوتے ہیں اور آج بھی وہی ہیں۔ ان میں سے بعض کو میں جانتا ہوں وہ کام بھی کرتے ہیں اور عموماً یہاں اکثر لوگ اپنے کام کر رہے ہیں، کوئی ٹیکسی چلا رہا ہے کوئی دوسرے کام کر رہا ہے۔ تو یہ جلدی آنے والے بھی اور لیٹ آنے والے بھی اور نہ آنے والے بھی، ان کے کاموں کی نوعیت تقریباً ایک جیسی ہوتی ہے، تو وقت پر نہ آنا صرف نفس کا بہانہ ہے۔ آخر جو وقت پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں، یہ بھی تو اپنے کام کا حرج کر کے آ رہے ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ رزق دینے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرما دے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ نہیں ہوگا اور اگر بالفرض کہیں کوئی تھوڑی بہت کمی رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے تمہیں اور ذریعوں سے برکتوں سے بھر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

جمعہ پر تم جو سستی دکھاتے ہو اور بے احتیاطی کرتے ہو یہ اپنی بے علمی کی وجہ سے کرتے ہو۔ اگر تمہیں علم ہو کہ اس کے کتنے فوائد ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں سے نوازے گا تو اتنی سستیاں اور بے احتیاطیاں کبھی نہ ہوں اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کبھی یہ بے احتیاطی ہو بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں رہو گے کہ اونٹ یا گائے کی قربانی کا ثواب حاصل کرو۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تراش کر یا تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے۔ جمعہ کا خطبہ اور نماز آنے جانے سمیت زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹے کا معاملہ ہے۔ اور بعض لوگ جو دوسرے کام ہیں ان میں بغیر کام کے ہی بے تحاشا وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ مکرم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک بات مجھے یاد آئی، یہیں کہیں، کسی مغربی ملک میں ان کا غیروں میں لیکچر تھا، جگہ کونسی تھی یہ تو مجھے پوری طرح مستحضر نہیں لیکن بہرحال وہاں انہوں نے اسلامی عبادات کا ذکر فرمایا اور جمعہ کی مثال بھی دی کہ ہفتے بعد جمعہ ایک لازمی عبادت ہے، اس کے متعلق حکم ہے کہ ضرور پڑھو۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کتنا وقت لگ جاتا ہے؟ پھر انہوں نے وقت کی مثال اس طرح دی کہ جتنا وقت دو برج (Bridge) کھیلنے والے اپنی اس برج کی کھیل کو ختم کرنے میں لگاتے ہیں اس سے کم وقت اس میں لگتا ہے۔ یہ برج جو ہے یہ بھی تاش کھیلنے کی ایک قسم ہے۔ تو لہو و لعب کی طرف تو توجہ ہو جاتی ہے، جمعہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ پس دنیاداروں کو سمجھانے کے لئے انہوں نے اس کی مثال دی تھی۔ اسی طرح دوسری بے فائدہ کھیلیں ہیں، بعض گپیں ہانکنے میں وقت لگا دیتے ہیں، بیٹھے رہتے ہیں لیکن جمعہ پر آنے کے لئے سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اتنا وقت ہوگا، جائیں گے، بیٹھنا پڑے گا، خطبہ لمبا ہو گیا تو کیا کریں گے۔ جماعت پر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میاں بیوی میں سے کوئی نہ کوئی ضرور نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بعض عورتیں اور لڑکیاں بڑی فکر سے اپنے خاوندوں کے بارے میں دعا کے لئے لکھتی ہیں کہ ہمارے میاں کو جمعہ پر جانے کی عادت نہیں اور اکثر بہانے بنا کر جمعہ ضائع کر رہے ہوتے ہیں، کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ دعا کریں کہ جمعہ پر جانے کی عادت پڑ جائے۔ ایک حدیث میں جمعہ ضائع کرنے والوں کے بارے میں آتا ہے، جس میں جمعہ کی اہمیت اور جمعہ نہ پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر ہے۔ حضرت ابوجعد ضمریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰة باب التشدد فی ترک الجمعة)

اب دیکھیں کس قدر انذار ہے، جمعہ چھوڑنے کے کس قدر بھیانک نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل پھر اللہ تعالیٰ سخت کر دیتا ہے اور ان کے اپنے عمل کی وجہ سے یہ چیز پیدا ہو رہی ہوتی ہے، جمعہ سے لاپرواہی کی وجہ سے یہ چیز پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ دیکھ لیں کہ یہاں لگاتار تین جمعے چھوڑنے پر انذار کیا ہے، رمضان کا آخری جمعہ چھوڑنے کا یہاں ذکر نہیں ہے۔ یعنی جو لگاتار تین جمعے چھوڑے گا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ جو رمضان کا آخری جمعہ چھوڑتا ہے یا لگاتار تین رمضان آخری جمعہ پر نہ جائے تو اس کا دل سخت ہوگا۔ اس لئے جمعہ کی اہمیت کو بہت زیادہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور اس کے علاوہ اپنی ہر قسم کی عبادتوں کو زندہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ جو بہت زیادہ بخشنہار ہے، اس سے اپنے گناہوں کے بخشوانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (الترغیب والترھیب کتاب الجمعة باب الترغیب فی صلاة الجمعة و السعی الیھا)

یعنی اگر انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے تو ان چھوٹی موٹی غلطیوں سے اور لغزشوں سے اور گناہوں سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس عمل کی وجہ سے صرف نظر فرماتا رہے گا جو وہ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اپنی نمازوں کی طرف توجہ دیتے ہوئے اور جمعہ پر باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے اور پھر رمضان کے روزے رکھتے ہوئے کرتا ہے۔ ہر نماز پڑھنے کے بعد جب اگلی نماز کا انتظار ہو اور اگلی نماز انسان پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس دوران کی غلطیاں معاف فرما دیتا ہے، پھر ہفتے کے دوران جو غلطیاں ہوں وہ جمعہ کے جمعہ معاف فرما دیتا ہے۔ اسی طرح اگر سال کے دوران کچھ غلطیاں ہیں تو رمضان میں اللہ تعالیٰ بخشش کے دروازے کھولتا ہے اور معاف فرما دیتا ہے۔ تو دیکھیں یہاں صرف جمعہ کا یا جمعة الوداع کا ذکر نہیں بلکہ روزانہ نمازوں کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ پھر ہر جمعہ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں یہ نہیں لکھا ہوا، جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قضائے عمری پڑھ لی تو گناہ معاف ہو گئے، اسی طرح جمعة الوداع پڑھ لیا تو گناہ معاف ہو گئے۔ بلکہ ہر جمعہ جو ہے وہ اگلے جمعہ تک کی غلطیوں کا کفارہ بنتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ جمعہ پر آنے جانے اور خطبہ میں زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹے لگتے ہیں کیونکہ جو مسجدوں کے قریب کے لوگ ہیں وہی آئے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تھوڑا سا وقت ہے، جب تم جمعہ ادا کر چکو تو بے شک اپنے کاموں پر چلے جاؤ اور جو اپنے دنیاوی کام ہیں وہ سارے کرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیاوی نعمتیں اور یہ کاروبار جو صحیح کاروبار ہیں تمہیں اپنے فضل سے ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے عطا کئے ہوئے ہیں۔ پس اس فضل سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ ناجائز کاروبار، دھوکہ دہی کے کاروبار جو ہیں ان سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے جو نواہی ہیں اس سے بچ کر ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بن سکتے ہو، ان کو کر کے نہیں۔ پس اپنی ملازمتوں میں، اپنے کاروباروں میں جائز اور ناجائز کے فرق کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ یہ نہیں کہ ان لوگوں کی طرح ناجائز کاروبار کر کے اور کالا دھن کما کر اور سمگلنگ کر کے پھر حج پر چلے گئے اور سمجھ لیا کہ ہم پاک ہو گئے ہیں اور ہمارے پچھلے گناہ بخشے گئے۔

جیسا کہ اس حدیث میں جو میں نے پڑھی تھی آتا ہے کہ جمعہ کفارہ ہے، یہ اس صورت میں کفارہ بنتا ہے جب انسان بڑے گناہوں سے بچے، جب کبائر سے بچے۔ اور پھر ان سے بچنے کے لئے اس آیت میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے ایک تو اللہ کا خوف رکھیں گے، ناجائز کام نہیں کریں گے اور یہ ذکر تمہارے دلوں کو اطمینان بھی بخشے گا۔ ناجائز منافع خوری اور ناجائز کاروبار کی طرف جو توجہ ہے وہ نہیں رہے گی، قناعت پیدا ہوگی۔ اور "ذکر" پھر اس طرف بھی توجہ دلا رہا ہے کہ جمعہ پڑھ کر پھر نمازوں سے چھٹی نہیں ہوگی بلکہ اس کے بعد عصر کی نماز بھی ہے پھر مغرب کی نماز ہے پھر عشاء کی نماز ہے۔ اور یہ سلسلہ پھر اسی طرح چلنا ہے، اس طرف بھی ہر ایک کی توجہ رہنی چاہئے۔ اور اس "ذکر" سے پھر فضل

بڑھتے چلے جائیں گے اور چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کا کفارہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔ پس ہمیشہ اس طرف توجہ رکھو کہ ''ذکر'' کرنا ہے۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ جن کے دل ہر وقت دنیاوی چیزوں کی طرف مائل رہتے ہیں، جھکے رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والے نہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا فہم اور ادراک ہی نہیں۔ انہوں نے اپنی تجارتوں کو ہی اپنا خدا بنالیا ہوا ہے۔ اپنے کاروباروں کو اپنا خدا بنالیا ہوا ہے۔ عبادتوں کی بجائے کھیل کود میں ان کا دل زیادہ لگا ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ تاش کھیلنے والے گھنٹوں تاش کھیلتے رہیں تو انہیں وقت کے ضائع ہونے کا احساس نہیں ہوتا، تو فرمایا کہ جن کے دل ایمان سے خالی ہیں یا ایمان صرف منہ کی جمع خرچ ہے وہ عبادت کی طرف توجہ دینے والے نہیں ہیں، قربانیاں کرنے والے نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو صحابہؓ قربانیاں کرنے والے تھے۔ انہوں نے مال، جان، وقت اور عزت ہر چیز کو اسلام کی خاطر قربان کر دیا تھا۔ سوائے چند ایک منافقین کے جو جان بچاتے تھے، ان کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔

پس جو تجارت اور کھیل کود کی طرف توجہ دینے والے ہیں یہ اس زمانے کے لوگ ہیں جبکہ مختلف طریقوں سے، دلچسپیوں سے شیطان ان کو اپنی طرف بلاتا ہے اور ان دلچسپیوں کے بے تحاشا سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سورۃ جمعہ میں اس زمانے میں مسیح موعود کے آنے کا بھی ذکر ہے۔ یہ لوگ جو کھیل کود اور تجارتوں میں مشغول ہیں، مسیح موعود کی آواز پر بھی کان نہیں دھرتے اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سننے کو تیار نہیں، اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے۔ لیکن وہ لوگ جو صحیح مومن ہیں، جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہے ان کو تو یہ حکم ہے کہ تمہارا کام تو عبادتوں کو زندہ رکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا انعام حاصل کرنے کے باوجود ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں دو گے تو یاد رکھو کہ اللہ اور اس کے رسول اور مسیح موعودؑ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے کیونکہ تمہاری بیعت سے تو ان کو کوئی غرض نہیں۔ تمام قسم کی نعمتیں جو تم حاصل کر رہے ہو ان کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، ہر قسم کے رزق تو اس سے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ ان دل بہلاوے کی چیزوں سے اور تجارتوں سے بہت بہتر ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو پھر ان نعمتوں سے بھی محروم رہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا بنائے۔ کبھی یہ نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے لاپرواہی برتنے والا ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔ (سنن دار قطنی کتاب الجمعة باب من تجب علیه الجمعة)

پس فکر کے ساتھ جمعوں کی ادائیگی کرنی چاہئے اور جو استثناء ہیں ان کا اس حدیث میں ذکر ہو گیا کہ مریض کی مجبوری ہوتی ہے، نہیں جا سکتا۔ پھر مسافر ہے، بعض دفعہ مجبوری سے سفر کرنے پڑتے ہیں اس لئے مسافر کے بارے میں بھی آ گیا کہ اگر کوئی مسافر ہے۔ لیکن جو عمداً بغیر کسی وجہ کے جبکہ وقت بدلا جا سکتا ہے جمعہ کے دن سفر کرتے ہیں، ان کی کوئی مجبوری نہیں ہے، ان کو بہرحال بچنا چاہئے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے سفر کو پسند فرماتے تھے تاکہ جمعہ سے پہلے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔ اسی طرح عورت کے لئے ضروری نہیں کہ وہ جمعہ پر ضرور آئے، عید پر آنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے۔ جو بھی ہوش و حواس رکھنے والی عورت ہے اس کے لئے عید پر آنا تو بہرحال ضروری ہے، ہر حالت میں آنا ضروری ہے۔ لیکن جمعہ پر آنا ہر عورت کے لئے ضروری نہیں ہے اس لئے یہ استثناء ہے۔ اسی طرح غلاموں کو بھی مجبوریاں ہوتی ہیں، ان کو بھی چھوٹ دی گئی ہے۔ بعض حالات میں وہ مجبور ہوتے ہیں، ان کو کوئی گناہ نہیں۔

پھر جمعہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر فرمایا کہ جمعے کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس کو عطا کر دیتا ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ۔ (بخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة)

بعض اور روایات ہیں اور حدیثوں کی جو مختلف تشریح کرنے والے ہیں وہ اس پر یہ کہتے ہیں کہ صرف نماز پڑھنے کے دوران ہی نہیں بلکہ خطبہ جمعہ بھی جمعہ کا حصہ ہے یہ بھی اسی طرح اس میں آ جاتا ہے، صرف کھڑے ہونا نہیں۔ اور بعض اس سے زیادہ وقت دیتے ہیں کہ یہ وقت شام تک چلتا ہے۔ تو بہرحال اس حدیث میں یہ ہے کہ مسلمان نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس کو عطا کر دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ گھڑی بہت مختصر ہے، بہت تھوڑی ہے۔ پس اس موقع سے ہر ایک کو فائدہ اٹھانا چاہئے، اپنے لئے بھی دعائیں کریں، جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ کسی کو کیا پتہ کہ وہ گھڑی کس وقت آنی ہے، اس لئے پہلے وقت میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ تو بہرحال واضح ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز کا حصہ ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جمعہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں، یہ ایک میموریل تھا جو جمعہ کی رخصت کی بدلی کے وقت وائسرائے کو بھیجا گیا تھا۔ تو بہرحال اس میں جمعہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دی جائے (اذان دی جائے) تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دو اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ۔ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہگار ہے۔ اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات۔ جلد دوم صفحہ 580-581 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اب میں گزشتہ خطبوں کے مضمون کی طرف آتے ہوئے آج بھی چند دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جیسا کہ ہم نے ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان دیکھا ہے کہ جمعہ کے دوران ایک ایسی گھڑی آتی ہے جو قبولیت کا درجہ رکھتی ہے، پس اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ایک دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے وہ آج کل کے حالات کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ کیونکہ آج کل جو معاشرے کا حال ہے، گندگیوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ دعا ہے رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ۔ (سورۃ العنکبوت:31) کہ اے میرے رب اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔ آجکل جیسا کہ میں نے کہا دنیا تمام قسم کی برائیوں میں ملوث ہے اور اس وجہ سے فساد پھیلا ہوا ہے۔ اور یہی لہو ولعب ہے جس نے مسلمان کہلانے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے جس کی وجہ سے وہ مسیح موعود کو بھی ماننے سے انکاری ہیں۔ اور سورۃ جمعہ کی جو آخری آیت ہے، جیسا کہ میں نے بتایا تھا اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ دنیا کی چکا چوند سے تم خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہو جس کی وجہ سے امام الزمان کی مدد کرنے کی بجائے اسے چھوڑ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے ہو۔ پس موجودہ زمانے کی برائیوں سے بچنے کے لئے جب کہ سفروں کی سہولتیں بھی میسر ہیں، سٹیلائٹ رابطوں کی وجہ سے تمام دنیا تقریباً ایک ہو چکی ہے، ایک خبر دوسری جگہ فوراً پہنچ جاتی ہے، تصویریں پہنچ جاتی ہیں، ایک دوسرے کے کلچر پہنچ رہے ہیں، روایات پہنچ رہی ہیں، برائیوں کے سمجھنے کے معیار ہی بدل گئے ہیں۔ بعض چیزوں میں احساس ہی نہیں رہتا کہ فلاں چیز برائی ہے، غور کرنے کی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں تو اس دعا کی بہت زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہر احمدی اور اس کی نسلیں چاہے وہ مشرق کا ہے، چاہے وہ مغرب کا ہے، ہر قسم کے گند سے اور برائیوں سے محفوظ رہے اور پھر اس طرح فتنوں اور فسادوں سے بچا رہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دعا سکھائی، جو اپنے آپ کو سیدھے راستے پر چلانے اور اپنی خواہشات، اعمال اور اخلاق کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق چلانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور آجکل جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتا دیا ہے کہ اتنی مختلف النوع برائیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے بغیر ان سے بچنا اور ان سے نجات بہت مشکل ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو یہ دعا ہے، یہ بھی اس زمانے کے لئے بڑی ضروری ہے۔ حضرت زیاد بن علاقہؓ اپنے چچا عتبہ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات) کہ اے میرے اللہ میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پھر بخشش اور مغفرت کے لئے ایک دعا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ جَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ كُلِّهٖ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمَدِيْ وَجَهْلِيْ وَ جِدِّيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ اللهم اغفرلی) کہ اے میرے رب! میری خطائیں، میری جہالتیں، میری تمام معاملات میں زیادتیاں جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے مجھے بخش دے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطائیں، میری عمداً کی گئی غلطیاں، جہالت اور سنجیدگی سے ہونے والی میری غلطیاں مجھے معاف فرما دے اور یہ سب میری طرف سے ہوئی ہیں۔ اے اللہ! مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو مجھ سے بعد میں سرزد ہوئے ہیں اور جو میں چھپ کے کر چکا ہوں اور جو میں اعلانیہ کر چکا ہوں۔ مقدم و مؤخر تو ہی ہے اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ پس اللہ ہی ہے جو ہمیں معاف رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔

ان دنوں میں اگر سچے اور کھرے ہو کر اس کے آگے جھکیں گے تو یقیناً وہ طاقت اور قدرت رکھتا ہے

کہ ہماری کایا پلٹ دے اور قبولیت دعا کا ایک لمحہ بھی ہماری دنیا اور آخرت سنوارنے والا بن جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ہے آپ فرماتے ہیں۔ ''خدا تعالیٰ سے

دعا کرو کہ ہم تیرے گنا ہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا"(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 44 جدید ایڈیشن)

پس جو غلطیاں ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہر شر سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو محفوظ رکھے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں "دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ۔" جو فرض نمازیں ہیں ان کے علاوہ بھی یہ عادت بناؤ کہ علیحدگی میں نفل پڑھو اور پھر ذکر الٰہی کرو" اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔" اور فرمایا کہ "اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے انتہا مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری

پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیری ہی ہاتھ میں ہے۔ امین ثم امین۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ 6,5)

اللہ کرے کہ ہم رمضان سے ان دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھتے ہوئے نکلیں اور خالص اللہ کے ہو جائیں اور صرف اللہ کے ہو جائیں اور جو دنیا کی لہو و لعب ہے اس کی ہمارے سامنے مٹی کی ایک چٹکی کے برابر بھی قیمت نہ ہو۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا:۔

ایک افسوسناک خبر ہے۔ سری لنکا کی مسجد کے ہمارے خادم مسجد عبداللہ نیاز صاحب کو 14ر اکتوبر کو مخالفین دشمنوں نے شہید کر دیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

ان کی والدہ بھی زندہ ہیں جن کی عمر 96 سال ہے اور ان کے تین بیٹے، ایک بیٹی اور بیوہ ہیں۔ یہ خادم مسجد کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے اور بڑی سنجیدگی سے اور وقف کی روح کے ساتھ کام کرتے تھے۔ مسجد کو کھولنا، بند کرنا، صفائی اور اذانیں وغیرہ دینا۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھاتے تھے۔ 14ر اکتوبر کو صبح 4 بجے مخالفین نے ان کی رہائش گاہ کے نزدیک ہی چاقوؤں اور تلواروں سے حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا، یہ اس وقت نماز کے لئے مسجد آ رہے تھے۔ وہاں بھی آج کل بڑی رو چلی ہوئی ہے، پاکستان سے ایک مولوی لٹریچر اور ٹریننگ وغیرہ لے کر آیا ہے اور مسلمانوں کو خوب بھڑکا رہا ہے کہ یہ مرتد لوگ ہیں ان کو قتل کرو یہ ثواب ہے اور سب سے بڑا جہاد یہی ہے۔ اس رمضان میں اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو ان احمدیوں کو قتل کر دو۔ اور وہ خود عمرہ پر چلا گیا ہے اور ان کو تاریخ دے گیا ہے کہ 30 یا 31ر اکتوبر کو میں واپس آؤں گا، اس وقت تک احمدیوں کے جتنے بڑے بڑے عہدیداران ہیں ان کو شہید کر دو (وہ تو خیر قتل کرنا ہی کہتے ہیں) پھر جب میں واپس آ جاؤں گا تو ان کی مسجد پر قبضہ کریں گے۔ تو بہرحال یہ ان کے منصوبے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہر شر سے جماعت کو محفوظ رکھے اور ان کے منصوبوں سے بچائے۔ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے عقل مقدر کی ہوئی ہے اور مانا مقدر ہے ان کو عقل آ جائے ورنہ پھر عبرت کا نشان بنائے۔

پھر ہمارے ایک پاکستانی احمدی آجکل وہاں گئے ہوئے ہیں، 21 سالہ نوجوان ہیں گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں ان پر بھی حملہ ہوا تھا۔ وہ مسجد سے گھر آ رہے تھے تو ان پر بھی چاقوؤں اور تلواروں سے حملہ کیا۔ ان کے دونوں ہاتھ زخمی ہو گئے، لوگ پہنچ گئے۔ بہرحال ان کو بچا لیا۔ کسی طرح بے بچت ہو گئی۔ ہسپتال میں داخل ہیں علاج ہو رہا ہے۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا:۔

ابھی میں جمعہ کی نماز کے بعد شہید کا نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

❀❀❀❀❀❀

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1 ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2 دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3 الحمد لله رب العلمين٥ الرحمن الرحيم٥ ملك يوم الدين٥ اياك نعبد واياك نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين٥ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں)

ترجمہ::: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4 رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(البقرہ:251)

ترجمہ::: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5 رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9) **ترجمہ:::** اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6 اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ::: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شرار اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ **ترجمہ:::** میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8 سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ::: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ:::** اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں) ☆☆☆

یادِ رفتگان

کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم سی کا ذکرِ خیر

بشریٰ مظفر۔ لاہور

گیارہ نومبر کا دن ہمیشہ اُداسی لئے ہوئے آئے گا۔ میرے پیارے لباجی ہم سے اس روز جدا ہوئے صبح تہجد کے بعد جب نماز پڑھانے بیت الحمد گئے تو غیر معمولی طور پر لمبی نماز پڑھائی اپنے محلہ کی بیت الحمد کے امام الصلوٰۃ بھی تھے گھر آکر تلاوتِ قرآن کریم کے بعد کچھ دیر آرام کیا۔ چھوٹی بہن امۃ الآخر اور امی جان کے ساتھ ناشتہ کرنے لگے۔ ناشتہ کے بعد کرسی سے اُٹھنے لگے تو سر دھڑام سے میز پر آلگا ایک آدھ گھونٹ پانی پیا اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب نے اسی وقت تشریف لاکر وفات کی تصدیق کردی۔ لباجی کی ہمیشہ سے یہی خواہش تھی کہ میں چلتے پھرتے کام کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں کسی کا محتاج نہ بنوں۔ خدا نے ان کی یہ خواہش پوری کی۔

۲۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو سیالکوٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں بوبک متراں میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے ۲۱ سال کی عمر میں ڈاکٹری کا کورس پاس کرلیا تھا اور دوسری جنگ عظیم میں بطور ڈاکٹری بھرتی ہوگئے۔ پنجاب رجمنٹ 4/14 میں تقرری ہوئی۔ دوسرے سال میں ترقی کرکے کیپٹن بن گئے خدا کا فضل شاملِ حال تھا۔ تیسرے سال برما کے محاذ پر جاپانیوں کے خلاف لڑتے ہوئے بہادری کا انعام ایم سی یعنی ملٹری کراس حاصل کرلیا۔

ایم سی کے بدلہ میں ضلع لائل پور واقع دسوہہ میں ایک مربع زمین انعام میں ملی۔ 1946ء میں واپس آگئے اور دوبارہ ملازمت کیلئے درخواست دی۔ میری امی جان بتاتی ہیں کہ جلسہ سالانہ 1946 جو کہ قادیان میں پاکستان بننے سے پہلے آخری جلسہ سالانہ تھا (امی جان اور ابا جان جلسہ سالانہ پر گئے) جلسہ کے آخری دن رات کے وقت ان کے دل میں ایک سکیم آئی اور لکھنا شروع کردی۔ منٹوں میں اپنے خیالات کا اظہار صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ہمیں افریقہ میں ہسپتال کھولنے چاہئیں جو دعوت الی اللہ کے لحاظ سے سودمند ہوں گے اور ساتھ عیسائیوں کی طبی مساعی کی مثالیں دیں اور آخر میں اپنے آپ کو اس کارِ خیر کیلئے پیش کردیا۔ امی کو درخواست دکھائی۔ امی نے کہا کہ دعائیں کرلیں۔ دو بیویاں ڈھیروں بچے چھوٹے بھائی کے بیوی بچے کیسے کام چلے گا۔ ہنس کر فرمانے لگے۔ دانے تو خدا نے دے دیئے اوپر کا خرچ بھی اللہ پورا کردے گا۔ بہت دنیا کمالی ہے اب دین کی فکر کرنی چاہئے۔ امی ابا جی کی عرضی لیکر حضور کے پاس گئیں۔ حضور پڑھ کر فرمانے لگے۔ ڈاکٹر کو کہنا وقف میں بہت تکلیفیں ہوتی ہیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہ اعلیٰ جگہ پر فائز رہا ہے امی نے جواب دیا۔ حضور کیا جاپانیوں کے مقابلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ عرضی دیکر واپس اپنے گاؤں بوبک متراں آگئے۔ جنوری کے آخر میں حضور کا جواب مل گیا۔ ڈاک لیکر گھر آئے۔ سب گھر والے صحن میں تھے۔ لباجی مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں پڑھ رہے تھے (اور ہم نے انہیں ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو مقام امن اور چشموں والی جگہ ہے)

"کشمیر اور سرینگر جاؤ وہاں جاکر اپنا کلینک کھولو۔ اپنی گرہ سے روپیہ لگاؤ جو آمد ہو اس میں سے نصف اپنے خرچ کیلئے رکھو اور نصف جماعت احمدیہ کو بھیج دو نیز جو واقفین کا الاؤنس 125 روپے ہے وہ الگ ملتا رہے گا اور وہاں جاکر بہائیت کا مقابلہ کرو۔ ایک مہینہ کی ٹریننگ بہائی مذہب کیخلاف قادیان سے حاصل کرکے جاؤ"۔

حسب حکم 31 مارچ 1947ء میں سرینگر کشمیر پہنچ گئے۔ ہری سنگھ ہائی سٹریٹ میں مکان لے لیا اور 10 ٹینکی کدل میں کلینک کھول لیا۔ پہلے مہینہ 900 روپے آمد ہوئی 450 روپے قادیان بھیج دیئے اور باقی گھر کے اخراجات کیلئے رکھ لئے خوش اور مطمئن بہت تھے۔ فرماتے اب مجھے فکر نہیں اللہ تعالیٰ روپیہ دے گا تو اٹھنی تو اس کی اپنی ہوگی حضور انور نے روپیہ وصول کرنے کے بعد فرمایا اب انجمن کو روپیہ نہ بھیجنا۔ جو انجمن کا حصہ ہے وہ بھی کلینک میں ڈالو اور کلینک پوری طرح سنبھالو۔ پانچویں ماہ پاکستان بن گیا۔ بیوی بچوں کو اپنے گاؤں بوبک (سیالکوٹ) چھوڑ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے فرمایا کشمیر واپس چلے جاؤ اباجی دوبارہ کشمیر چلے گئے......

18 دسمبر کی صبح کو لاہور پہنچ کر اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب حضور کو اطلاع ملی کہ ڈاکٹر بشیر کشمیر سے آگئے ہیں تو اس وقت حضور ناشتہ کی چوکی پر بیٹھے تھے۔ ننگے پاؤں جلدی میں لقمہ ہاتھ میں لئے باہر تشریف لائے اور کشمیر کے حالات دریافت فرمانے لگے۔ اور جب ڈاکٹر صاحب نے یہ بتایا کہ حضور قبائلی کشمیر پہنچ چکے تھے گلمرگ تک قابض ہوگئے تھے۔ لیکن ہندوؤں نے قبائلیوں کو سونے کے ڈلے اور جواہرات دے کر واپس کردیا۔ حضور نے بے ساختہ "ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں" پڑھا۔ فرمایا کہ گھر جاکر بیوی بچوں کو مل آؤ میں تمہیں قادیان بھجوانا چاہتا ہوں اور 3 جنوری 1948ء کو اباجی کو قادیان بھجوادیا جو کہ بھارت کا حصہ بن چکا تھا۔ نہرو حکومت نے یہ اجازت دی تھی کہ ایک وقت میں 313 جان نثار حفاظت کیلئے ٹھہر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ طے پایا کہ ہر تین ماہ بعد درویشان کا تبادلہ ہو جایا کرے گا۔ اس لئے ڈاکٹر قاضی محمود احمد صاحب کی جگہ جنہیں بعد میں کوئٹہ میں قتل کردیا گیا تھا اباجی تین ماہ کیلئے بھیجے گئے۔ لیکن پھر ہند گورنمنٹ نے یہ اجازت بھی منسوخ کردی۔ جتنے لوگ وہاں تھے تبدیل نہ کئے جائیں۔ اباجی کا گھر اور کلینک سرینگر میں بیوی بچے پاکستان میں اور آپ اپنے آقا کے حکم پر قادیان میں تھے سچ ہے جو آقا نے فرمایا تھا کہ وقف میں بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے خدا کا شکر ہے کہ آپ ثابت قدم رہے۔ اس وقت اباجی کی چھ بیٹیاں تین بیٹے دو بیویاں ایک بوڑھی ماں ان کے زیر کفالت تھیں۔

حالات نہایت مخدوش تھے۔ ہر وقت جان کا خطرہ تھا درویش دنیا سے بے نیاز ہوکر شب و روز جان ہتھیلی پر رکھ کر پہرہ دیتے۔ ڈاکٹر احسان الحق صاحب کی دوکان میں کچھ ادویات تھیں کچھ دیگر مختلف گھروں سے نکلیں وہاں پر کلینک کا کام شروع کردیا۔ غالباً چھ سات ماہ تو اسی طرح گذر گئے۔ درویش اپنے مخصوص حلقہ سے باہر نہیں جاسکتے تھے۔ ہندو سکھوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ ایک روز فضل الٰہی خانصاحب اور لباجی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار پر دعا کر رہے تھے ایک سکھ عورت بھی مزار پر آکر دعا کرنے لگی۔ اس کا داماد تھا اس عورت نے ان دونوں احباب سے بھی التجا کی کہ میرے داماد کے لئے دعا کرو مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے فرمایا۔ مائی جی ہم دُعا بھی کرتے ہیں اور یہ ڈاکٹر صاحب علاج بھی کریں گے وہ عورت ننگل سے آئی تھی کہنے لگی میرے ساتھ چلو۔ انہوں نے کہا کہ خطرہ کے پیش نظر ہم نہیں جاسکتے۔ ادھر بہشتی مقبرہ کے دروازے پر لے آؤ۔ مریض دروازے پر لایا گیا مریض دیکھا اور اس بڑھیا کو ساتھ لیکر محلہ احمدیہ میں آگئے دوائی دی چند روز میں وہ صحت یاب ہوکر چل کر آگیا چند دنوں میں مریضوں کا تانتا بندھ گیا۔ غیروں نے مریضوں کو روکا، بہت شور اٹھا جلسے جلوس ہوئے مگر مریضوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس طرح سے آزادی کا تھوڑا سا رستہ کھل گیا مریضوں کے ذریعے سے ضروری اشیاء خریدنے لگے۔ جو بھی ضرورت ہوتی دودھ سبزی دیگر اشیاء سب معتقد لوگ لادیتے۔ اس طرح سے پہرہ میں باہر جاکر بھی مریض دیکھنے لگے۔ انجمن سے مدد مانگی کہ اب باقاعدہ ہسپتال کھولنا چاہئے کچھ احباب نے مخالفت بھی کی مگر اباجی مصر رہے انجمن سے 80 روپے لیکر کام شروع کردیا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے مکان کو ہسپتال بنالیا اور قریب قریب کے تین مکانوں کو ان ڈور مریضوں کے لئے استعمال کرنے لگے۔ درویشوں کی طبی خدمات ہسپتال کی آمد سے ہوتی۔ یہاں تک کہ جب امرتسر بھی کسی کو بھیجنا ہوتا تو وہ بھی اسی فنڈ سے دیتے ضعیف درویشوں کو دودھ اور مکھن اسی مد سے دیتے آخر وہ وقت آگیا 1955ء میں حضرت فضل عمر نے سوئٹزرلینڈ سے تار بھیجا کہ لباجی کو پاکستان بھیج دیا جائے چنانچہ حضور کے حکم سے 14 جولائی 1955 کو اپنے گھر دسوہہ ضلع لائل پور (جو اب فیصل آباد ہے) پہنچ گئے جہاں کہ ملٹری ایوارڈ کے سلسلہ میں زمین ملی تھی۔ اباجی 18 جولائی 1955ء کو ربوہ پہنچے۔ اس وقت ربوہ کے ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر نہ تھا۔ حضرت اقدسؓ علاج کی غرض سے یورپ جاچکے تھے مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ساتھ ہی تھے۔ اباجی نے آتے ہی کام سنبھال لیا۔ چونکہ آپ ملٹری میں کیپٹن رہ چکے تھے۔ کوئی بے قاعدگی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ آپ نسخہ لکھ کر دیتے اور یہ حکم بھی دیا کہ جب دوائی مریض لیکر آئے تو مجھے دکھا کر گھر جائے۔ دوائی دیکھ کر سونگھ کر چکھ کر کمپاؤنڈر کی جواب طلبی ہوتی کہ دوائیاں ساری نہیں ڈالی گئیں۔ تو وہ جواب دیتے کہ فلاں دوائی نہیں تھی۔ انہیں سرزنش ہوتی کہ مجھے کیوں نہیں بتایا میں دوائی کا انتظام کرتا یا متبادل لکھ دیتا۔ اس طرح چند دنوں میں سارا عملہ ذمہ داری سے کام کرنے لگا۔ مریضوں سے کمرے بھر گئے۔ آپ بہت اچھے سرجن بھی تھے۔ بڑے سے بڑے اپریشن سے بھی نہ گھبراتے۔ لائل پور جانے کا مشورہ مریض کو ہرگز نہ دیتے اور اس میں اپنی ہتک محسوس کرتے۔ جب کسی مریض کے لئے یہ سنتے کہ کسی اور ہسپتال بھیجا جارہا ہے تو فرماتے کہ اتنا بڑا ہسپتال کس لئے بنا رکھا ہے۔ جب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ٹانگ کا فریکچر ہوا تو لباجی نے ان کا اپریشن کیا تھا۔ 15 فروری 1958ء کو دل میں شدید تکلیف ہوئی ساڑھے چار گھنٹہ دل کی درد رہی۔ دل کے مریض ہونے کے باوجود ہسپتال میں باقاعدگی سے ڈیوٹی دیتے رہے جب محسوس کرنے لگے کہ بوجہ بیماری کماحقہ ڈیوٹی ادا نہیں کرسکتے تو آپ نے فراغت کی درخواست دے دی اور گولبازار میں کلینک کھول لیا۔ حضرت فضل عمر کی اجازت سے لائل پور کی زمین فروخت کرکے کوٹ امیر شاہ متصل ربوہ میں زمین خرید کر کاشت شروع کرادی۔

لباجی کی درازیٔ عمر بھی سلسلہ کے بزرگوں کی دعاؤں اور خدا کے فضل اور احسان کا عجیب نمونہ تھی۔ جب لباجی پر فروری 1958ء میں دل کا پہلا حملہ ہوا تو پہلی والدہ کے بچے جوان تھے۔ تین کی شادی ہوچکی تھی۔ البتہ میری امی جان کے بچے بہت چھوٹے تھے۔ امی گھبراہٹ میں مولوی راجیکی صاحب کے پاس گئیں۔ اور عرض کیا کہ آپ اللہ میاں سے پوچھیں کہ ڈاکٹر صاحب کی عمر کتنی ہے فرمانے لگے میں اللہ

تعالیٰ کے پیچھے پڑا ہوا ہوں کہ مجھے ڈاکٹر کی عمر بتا دے اور درازی عمر کیلئے بھی دعا کر رہا ہوں۔ قبولیت دعا کا وقت آ گیا چند دنوں کے بعد امی جان پھر حاضر ہوئیں۔ فرمانے لگے کہ میں نے عمر دیکھ لی ہے مجھے خدا نے بتا دیا ہے فرمانے لگے کہ میں ہاتھ اٹھا کر ڈاکٹر کے لئے دعا کر رہا تھا۔ دانے چھاننے کی آواز چھج سے نکل رہی تھی آواز آ رہی تھی 12x6=72 (بارہ چھ بہتر) بیٹی ڈاکٹر کی عمر 72 سال خدا نے بتائی ہے۔ امی جان بتاتی ہیں کہ میرے لئے ان دنوں 72 ہفتے بھی بہت بڑی خوشخبری ہے پھر بھی انسان حریص ہے میں نے کہا میری سب بچیاں تو اس عمر تک نہیں بیاہی جائیں گی۔ فرمانے لگے پتر اتنی عمر تو لے اور مانگ لیں گے اس دوران بڑی بیماریاں آئیں۔ کئی مرتبہ دل پر حملے ہوئے۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا خدا نے دیا خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بچاتا رہا۔ آخر آپ کی عمر 70 برس ہو گئی امی کو گھبراہٹ تھی چار بچے ابھی زیر تعلیم تھے۔ وقت آن پہنچا ہے صرف ایک سال رہ گیا ہے۔ امی جان حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے پاس گئیں۔ مولوی راجیکی صاحب کی قبولیت دعا کا واقعہ سنایا اور ابا جی کی درازی عمر کی دعا کیلئے درخواست کی اگلے دن دوپہر کے وقت ابا جی اپنے کلینک سے واپس لوٹے تو ہنستے ہوئے امی کو مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کا خط دیا اور کہنے لگے۔ مولوی صاحب نے عمر بھی مانگ لی۔ خدا تعالیٰ نے کیسے بزرگ عطا کئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کیسے قبول فرماتا ہے۔

وقت آ گیا خدا کی بات پوری ہونے کا جب اکیاسی سال میں قدم رکھا تو دل ڈرنے لگا۔ خدا کی رحمت کے امیدوار ہوئے اور دعائیں کرنے لگے کہ جوبلی کا جشن دیکھ لیں 1987 میں امی ابا جی دونوں جلسہ سالانہ پر لنڈن گئے حضرت اقدس سے ملاقات کی لنڈن سویڈن ناروے اپنی بیٹیوں کے پاس گئے ۸ اکتوبر کو واپس ربوہ پہنچ گئے۔ ۱۱ نومبر 1987 کو صبح ساڑھے آٹھ بجے وفات پائی وفات کے بعد حضرت مولوی صاحب کی تحریر پڑھی تو وہ نومبر کا مہینہ تھا اور خدا کا فرمان نومبر میں ہوا تھا۔

''ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے''

ابا جی نے ساری زندگی عزت و عروج دیکھا لیکن ہمیشہ خاکساری اور عاجزی رہی کبھی غرور کا نام تک نہیں آیا۔ ایک کامیاب زندگی گزاری۔ ابا جی بہت ہی محبت کرنے والے باپ تھے۔ ہماری امی جان نے ہمارے دل میں باپ کی محبت اس قدر ڈالی تھی کہ ہمیں کبھی بھی امی کیلئے دعا کرنے کا خیال ہی نہیں آتا تھا۔ 35 سال سے دل کے مریض تھے۔ ہر وقت ابا جی کے لئے دعا اور ان کا خیال رکھنے کی تاکید ہوتی۔ ابا جی ہم سے بہت ہی دوستانہ رویہ رکھتے۔ ہم سکول کالج کی طرف سے بیرون ربوہ جاتیں ابا جی کو گھر سے روانہ ہونے سے واپس آنے تک ایک ایک بات کا حال سناتیں ہم نے اپنے ابا جی سے کبھی کوئی بات نہیں چھپائی تھی۔ اسی لئے انہیں ہم پر بے حد اعتماد تھا۔ جمعہ کا خطبہ ہوتا یا اجتماع اجلاس جلسہ سالانہ کی کارروائی ہوتی ہم سے ہمیشہ پوری کارروائی تقاریر سنتے ہم بھی دھیان سے کارروائی سنتے کہ ابا جی کو سنانا ہوتا۔ اب سوچتی ہوں کہ اس میں بھی تربیت کا ایک پہلو ہوتا کہ بچوں نے پوری طرح سے سب کچھ سنا ہے کہ نہیں بچپن میں نماز اور پہاڑے ابا جی سکھاتے۔ ابا جی کی تربیت کا ہی اثر ہے کہ کبھی نماز میں غفلت کا خیال نہیں آیا۔ چھٹیاں ہوتے ہی سلسلہ کی کتب ہم سب میں بانٹ دی جاتیں کہ چھٹیوں میں پڑھ کر انہیں ختم کرنا ہے۔

ہر معاملے میں ہماری حوصلہ افزائی کرتے اگر کوئی انعام لیکر آئیں یا گھر میں کوئی بہن اچھا کھانا بنائے۔ یا کوئی اچھا کام کرے خوش ہوتے اور فرماتے جاؤ۔ میرے کوٹ کی فلاں جیب میں ہاتھ ڈالو۔ جتنے ہاتھ آ جائیں سب پیسے تمہارے اپنی اولاد کو ہر معاملہ میں بہتر دیکھنا چاہتے تھے ابا جی کی گیارہ بیٹیاں تین بیٹے تھے لیکن کبھی لڑکوں کو لڑکیوں پر فوقیت نہیں دی کبھی لڑکیوں کو کمتر نہیں سمجھا۔ انکی محبت کا یہ عالم تھا کہ ہم میں سے ہر بہن یہ سمجھتی ہے کہ ابا جی اس سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ میں نے اپنے امی ابا جی کو باقاعدہ تہجد پڑھتے دیکھا ہے رات کو گریہ وزاری سے دعائیں کرتے دیکھا ہے۔ ابا جی اپنی اولاد اور عزیزوں کے علاوہ اپنے مریضوں کے لئے بھی دعا فرماتے امی حیران ہوتیں کہ ساری دنیا کے نام دعاؤں کیلئے انہیں کس طرح یاد رہتے ہیں۔

ابا جی اپنے آخری سفر پر سویڈن گئے تھے میں نے اپنے بڑے بیٹے مظہر کی بیماری پر دعا کیلئے لکھا۔ لاہور ائرپورٹ پر اترتے ہی مجھے پوچھا۔ مظہر کا کیا حال ہے۔ جس وقت سے تمہارا خط ملا ہے مسلسل دعا میں مصروف ہوں۔ میں دل میں شرمسار ہوئی کہ میں ماں ہو کر بھی لاپرواہ ہو گئی ہوں اور ابا جی......

ابا جی نے بہت ہی مصروف زندگی گزاری ہے۔ نہ خود کبھی فارغ ہوئے نہ ہمیں فارغ بیٹھنے دیا جب ہم چھوٹی تھیں تب سے ہم نے خلافت لائبریری کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ ابا جی کو خود مطالعہ کا بیحد شوق تھا فرمایا کرتے تھے خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔ ابا جی بیمار ہو جاتے تو بیماری سے زیادہ پریشانی یہ ہوتی کہ مجھے بستر پر لیٹنا پڑ رہا ہے۔ لوگ دعائیں کرتے کہ اللہ میاں انہیں کچھ نہ ہو ہمارے بچوں کو کون دیکھے گا طبیعت میں چستی اور جفاکشی بہت تھی کوٹ امیر شاہ میں زمین تھی کوشش یہی ہوتی کہ سائیکل پر ہی جائیں۔ کلینک بھی سائیکل پر ہی جاتے۔ لو کے دنوں میں بھی روزے رکھتے نمازیں بھی مسجد راجیکی میں پڑھنے جاتے دن میں دو دفعہ کلینک جاتے۔ پھر شام کو آ کر روزہ کھولتے سخت گرمی اور لو کے روزے ہمیں مشکل لگتے لیکن ابا جی کے معمولات میں کوئی فرق نہ آتا اپنے آپ کو کبھی بوڑھا تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی بوڑھا کہنے دیتے فرماتے تھے میں کوئی بوڑھوں کی طرح کام کرتا ہوں جو میں بوڑھا کہلاؤں۔ وفات سے کچھ دن پہلے کا ذکر ہے ایک صاحب نے انہیں پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب پچھلے پندرہ سال سے آپ کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ کی صحت کا راز کیا ہے فرمانے لگے کم کھانا اور زیادہ کام کرنا''۔

ہم کو ہر وقت دین پر قائم رہنے کی نصیحت فرماتے۔ ہمارے بچوں کا بھی دھیان رکھتے کہ ہم کس طرح کی پرورش کرتے ہیں۔ ان میں نماز کا شوق ڈالا ہے یا نہیں۔ میرے بڑے بیٹے مظہر کی عمر جب نماز کے قابل ہوئی تو اکثر اس سے خود نماز پڑھوا کر دیکھی۔ قرآن کریم بھی سنتے کہ بچے کس طرح سے پڑھتے ہیں۔ 6-8-86 کو جو وصیت اپنی اولاد کیلئے لکھی اس میں اوّل یہی نصائح لکھیں جو درج ذیل ہیں۔

نماز روزہ زکوٰۃ پر ہمیشہ دلی شوق سے قائم رہو۔ نظام سلسلہ اور نظام خلافت پر ہمیشہ قائم ہو خدمت دین یعنی خدمت سلسلہ ہمیشہ مدنظر رہے جہاں موقع ملے بشاشت سے حصہ لو۔ سلسلہ کی خدمت کیلئے چندہ جات فکر اور شوق سے ادا کرتے رہو'' میرے ساتھ اور نادرہ سے ناراض رہتے کہ جماعت کے کاموں میں حصہ نہیں لیتیں۔ ہم کہتیں ابا جی بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں ذرا بڑے ہو جائیں تو...... آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔

ابا جی رشتہ داری اور دوستی بہت نبھاتے تھے رشتہ داروں اور بچوں کے دوستوں وغیرہ سے فیس کے پیسے نہیں لیتے تھے۔ اپنے محلہ میں کبھی کسی کے گھر مریض دیکھنے جاتے تو فیس کے پیسے نہیں لیتے تھے کوئی گھر آ جائے دوائی کے پیسے نہیں لیتے تھے اصرار کرنے پر فرماتے تھے آپ آ گئے آپ کی اتنی ہی مہربانی ہے۔ ابا جی کو خدا پر بہت بھروسہ تھا۔ لالچ بالکل نہیں تھا۔ فرماتے تھے اللہ میاں نے ہر وقت میری ضرورت پوری کی ہے'' قناعت بھی ان میں بہت تھی۔

74 کے بعد جب ربوہ میں دوسرے ڈاکٹر صاحبان نے اپنے کلینک شروع کرنے چاہے تو اکثر ابا جی سے مشورہ کرتے ابا جی نے ہمیشہ انہیں یہی فرمایا'' مرکز کی بہت برکتیں ہیں بس اللہ کا نام لیکر شروع کرو''

رزق خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دے گا''۔

اچھا صاف ستھرا لباس پہنتے تھے تین دفعہ اپنے محلہ کی مسجد اور دو دفعہ کلینک جاتے گھر پہننے کا اور سونے کا لباس علیحدہ ہوتا۔ آخری عمر تک طبیعت میں چستی رہی خوش پوش اور خوش ذوق تھے فرماتے تھے۔''

'' صفائی ایمان کا حصہ ہے گھر والوں کے آرام کا بہت خیال رکھتے تھے جب ہمارے گھر سوئی گیس لگ گئی تو ابا جی نے حقہ اور سگریٹ پینا بند کر دیا کہ میری وجہ سے گھر والوں کو تکلیف ہوگی علیحدہ سے لکڑیاں جلانی پڑیں گی۔

اچھا کھانا پسند کرتے تھے لیکن یہ ہرگز گوارا نہیں تھا کہ عورت سارا دن باورچی خانہ میں رہے۔ زیادہ تکلفات میں پڑنے نہیں دیتے تھے جلسہ سالانہ پر سادہ کھانا خود بھی کھاتے مہمانوں کو بھی کھلاتے فرمایا کرتے کھانا پینا تو ساری عمر کا ہے۔ جلسہ تو سال میں ایک دفعہ آتا ہے اس لئے تکلفات میں وقت ضائع کرنا ٹھیک نہیں اور دھیان رکھتے کہ سب گھر والے اور مہمان وقت پر جلسہ پر چلے گئے ہیں۔

ہم نے اپنے ابا جی کی جی بھر کر خدمت کی کہ حسرت نہیں کہ کاش ہم یوں کر لیتے ہم اپنی ماں سے زیادہ اپنے ابا جی سے قریب تھے۔ اس کی وجہ بھی ہماری والدہ ہیں کہ انہوں نے ہمارے دل میں ہمارے ابا جی کی بہت محبت و عزت ڈالی۔ میں ہر خط ابا جی کے نام لکھا کرتی۔ یہی حال دوسری بہنوں کا تھا۔ اور ابا جی بھی کلینک میں خط پڑھکر جواب پوسٹ کر کے گھر جاتے فارغ رہنا ان کیلئے بہت مشکل تھا میرے گھر لاہور کبھی ایک رات سے زیادہ نہیں رہے میں زیادہ رکنے کیلئے اصرار کرتی تو فرماتے اگر کوئی کام ہے تو رک جاؤں فارغ رہ کر کیا کروں''۔

عید بقرعید پر مبارک باد کے خطوط لکھتے جب اجتماع اور جلسہ سالانہ ہوا کرتے تو پہلے سے ہی خط لکھنا شروع کر دیتے کہ دعا کر کے تیاری رکھو۔ ایک بقرعید پر میں اور نادرہ عید پر گھر ابا جی کے پاس گئیں ابا جی شام کو کلینک سے گھر آئے۔ ہم دونوں آئے بڑھ کر ملیں فرمانے لگے میں بھی سوچ رہا تھا میں کیوں خوش ہوں مجھے کون سی خوشی ملنے والی ہے۔ مجھے نہیں معلوم تھا۔ میری بیٹیاں آئی ہیں میری آنکھوں میں ابھی تک ابا جی کا وہ پیارا سا مسکراتا ہوا خوشی مسرت سے بھرا ہوا چہرہ ہے دل میں دکھ کی لہر اٹھتی ہے کہ اب میں اپنے ابا جی کو نہیں دیکھ سکوں گی وہ پرشفیق محبت بھرا وجود جنہوں نے زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کی جنہوں نے ہمیں بے انداز محبت و شفقت دی۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
اللہ بکاف الیس عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نماز سے روحانی اور جسمانی ہر دو فائدے ہیں

صدیق اشرف علی موگرال کیرلہ

خدا تعالیٰ نے اسلام کو کامل دین بنایا ہے اور اس نے ایک مکمل ضابطہ حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسی لئے اسلام نے انسان کی جسمانی اخلاقی اور روحانی تقاضوں کے تمام پہلوؤں کا لحاظ رکھا ہے اور اس کی جائز ضرورتوں کو کسی طور پر اور کسی رنگ میں بھی نظر انداز نہیں کیا۔

خدا تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کو انسانی تخلیق کا مقصد قرار دیا ہے اور روحانی ارتقاء کے تمام مراحل پر بھر پور روشنی ڈالی ہے اور جہاں اس نے آخرۃ کی زندگی کو مقدم اور مقصود بالذات قرار دیا ہے وہاں انسان کے جسم کو روح کا قالب قرار دیا ہے۔ اور ایک صحت مند روح کیلئے ایک صحت مند جسم کی ضرورت کو ضروری جانا ہے اسلام نے کبھی بھی روح کی ضرورت کو جسم کی ضرورت سے الگ کر کے پیش نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کی ہدایتوں کے موافق کام لیا جائے...... یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں۔ اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کے اغراض اور خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرتے وقت یہی فلاسفی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر روحانی حالتوں پر ضرور انکا اثر ہے مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور گو تکلف سے ہی روویں مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور عاجزی کی حالت پیدا کرتا ہے''

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 15)

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دینی تعلیمات میں چاہے وہ روزوں سے متعلق ہوں یا نماز کے بارے میں ہو یا حج کی بات ہو جسمانی اعمال اور سعی کو روحانی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پیش کیا ہے اور بظاہر جسمانی احکامات میں بھی آخر کار روحانی فائدہ کو ہی مدنظر رکھا ہے۔ حدیث شریف الطہارۃ نصف الایمان یعنی صفائی ایمان کا نصف حصہ ہے میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے۔

آج کل صحت کی خرابی سماج کیلئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ماحولیاتی خرابی نے دنیا کو پریشان کر کے رکھا۔ روح کے ساتھ ساتھ جسم بھی بیمار ہے فضاء میں قسما قسم کی آلودگیوں نے اپنی جگہ بنالی ہوئی ہے عمدہ اور صاف غذا کی کمی اور Polution کی وجہ سے انسان کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ بلڈ پریشر، موٹاپا، کولیسٹرول کی زیادتی پھیپھڑوں کی اور دل کی بیماریوں، سے انسان دکھی ہے دوائیوں کی بہتات کے باوجود لوگ زیادہ بیمار زیادہ کمزور اور غیر صحت مند ہوتے جارہے ہیں۔

ان بیماریوں کی بہت سی وجوہات بیان کی جارہی ہیں! اس میں سب سے بڑی اور اہم وجہ ورزش کی کمی۔ جفاکشی کی کمی۔ پیدل چلنے کی کمی ہے۔ دوسری وجہ فاسٹ فوڈ کی زیادتی اور مرغن غذاوں کی زیادتی بتائی گئی ہے۔ تیسری وجہ stress یعنی فکر اور ذہنی پریشانیوں کی زیادتی بتائی جاتی ہے۔

وہ لوگ جوان بیماریوں میں مبتلا ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور وہ جو کثرت شغل ومصروفیات کی وجہ سے ورزش کیلئے وقت نکال نہیں پاتے اور اس وجہ سے وہ ان بیماریوں سے زیادہ متاثر ہیں ان کیلئے خدا تعالیٰ کا (خاص طور پر مسلمانوں کیلئے) یہ بڑا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے پانچ وقت کی نمازیں ان پر فرض کی ہیں۔ جہاں ان کی روح کیلئے فائدہ مند ہیں وہاں یہ انکے جسم کیلئے بھی ایک معتدل معقول اور مہذب ورزش ہے، جس سے ہر طبقہ کے لوگ چاہے امیر ہوں یا غریب جوان ہوں یا بوڑھے بچے ہوں یا ادھیڑ عمر کے مرد ہوں یا عورت یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور سبھی کیلئے قابل عمل ہے ایک مہذب تعلیم یافتہ ہندو دوست نے اپنے ایک احمدی دوست سے کہا تم جو پانچ وقت نماز باقاعدگی سے پڑھتے ہو تمہیں کسی اور ورزش کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آج کل ہر طرف یوگا یوگا کا شور ہے لیکن اسلام نے چودہ سو سال پہلے سے انسان کی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ایک مکمل ورزش کا ڈھانچہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جو نہ صرف اس کی روحانی ترقی کا موجب ہے بلکہ اس کی جسمانی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے اور اس کو چاک و چوبند بناتا ہے مگر اس بات کو جاننے کیلئے نماز پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

نماز کی تیاری کیلئے وضو بھی ایک لازمی حصہ ہے جب ایک شخص نماز کی غرض سے اپنے آپ کو ہر طرح کی گندگی اور آلودگی سے پاک کر کے وضو کرتا ہے (جس میں منہ کی صفائی ناک کی صفائی اور تمام اعضاء کی صفائی بھی شامل ہے) یہ سب انسانی صحت پر نہایت مفید اور مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں پھر اس کے بعد وہ نماز کے لئے مسجد کی طرف حرکت کرتا ہے تو ایسے میں Exercise کے بہت سارے تقاضے خود بخود پورے ہو جاتے ہیں۔

قارئین کرام خاکسار نہایت معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہے کہ یہاں نماز کی روحانی خوبیاں بیان کرنا مقصود نہیں وہ تو ہیں ہی بے انتہا بلکہ اس مضمون میں خاکسار کی منشاء نماز کی جسمانی فائدوں کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرانا ہے تاکہ ایک عام آدمی (خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو بھی اس کی ظاہری خوبیوں سے آگاہ ہو کر اس کے اندرونی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکے)

آپ دھیان سے نماز پر غور کریں اس کے حرکات وسکنات کا بغور مطالعہ کریں اس کے قیام رکوع سجود اور قعود کے طریقوں کا جائزہ لیں تو آپ حیران ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے جو انسان کی خلقت کی باریک رگ وریشہ سے واقف ہے اس کے نروس سسٹم کے تمام تقاضوں کو جانتا ہے اس نے کیسی لطیف وحسین اور مفید طریق عبادت کو اسلام میں قائم فرمایا ہے جو نہ صرف اس کی عبادت وعقیدت کی سب ضرورتوں کو پورا کرتا ہے اور اس کی روحانی تشنگی کو دور کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے جسم کے لئے Exercise کے سامان مہیا کرتا ہے اور اس کو صحت مند معاشرہ کا جز بناتا ہے۔

نماز پڑھتے ہوئے ایک شخص سب سے پہلے دست بستہ ہو کر بالکل عمودی شکل میں کھڑا ہوتا ہے پھر نماز کے مختلف عمل کے دوران گھٹنوں اور کہنیوں کے بل اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کو اور کمر کو مختلف زاویوں سے ان کو موڑتا اور سیدھا کرتا ہے رکوع وسجود کی حالت میں سر سے لیکر پاؤں تک جسم کے ہر عضو کو حرکت دیتا ہے سر اور پیٹ بلکہ جسم کا ہر حصہ اس حرکت میں شامل ہوتا ہے یہاں تک کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی نماز میں موڑنا اور سیدھا کرنا پڑتا ہے۔ نیز نماز کے ہر رکن کے درمیان پڑھی جانے والی دعاؤں نے ایک مناسب وقفہ ڈالکر ایسا اعتدال قائم کیا ہے کہ کہیں جلد بازی دکھائی نہیں دیتی اور نہ ہی وقار میں کسی قسم کی کمی واقع ہوتی ہے۔

نماز میں دھیان یعنی توجہ قائم کرنے اور ہیجانی خیالات سے حفاظت کا بھی خاطر خواہ خیال رکھا گیا ہے چنانچہ نماز کے شروع میں وجہت وجھی ...... الاخر یعنی اس اقرار کے ساتھ کہ میں اپنی ساری توجہ زمین و آسمان کے مالک کے حضور قائم کرتا ہوں کہہ کر نماز کا آغاز کرتا ہے قرآن میں خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے ویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز کو توجہ سے ادا نہیں کرتے۔

حضرت ابوھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا حضور نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کیوں کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ گیا اور پھر نماز پڑھی اور آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جاؤ پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی ایسا تین دفعہ ہوا تو اس آدمی نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی دیکر بھیجا ہے میں اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا اس لئے آپ ہی مجھے نماز پڑھنے کا صحیح طریق بتائیں اس پر آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر حسب توفیق قرآن پڑھو پھر پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھ کر پوری طرح بیٹھو۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرو اس طرح ساری نماز ٹھہر ٹھہر کر سنوار کر پڑھو۔

(بخاری کتاب الاذان بحوالہ حدیقۃ الصالحین 282)

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کرتے اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھتے جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اٹھا کر رکھتے نہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے۔ اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد کیلئے بیٹھتے اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہد پڑھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنی ایڑھیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے۔ اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کہ کتا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے آخر میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کرتے۔

(مسند احمد بحوالہ کتاب حدیقۃ الصالحین صفحہ 267)

آج کل ٹی وی اور اخبارات میں مختلف بیماریوں کو دور کرنے کیلئے اور صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ورزش کی طرف خاص توجہ دی جارہی ہے مختلف قسم کے ایکسر سائز اور طریقے سمجھائے جارہے ہیں کئی قسم کے آسن کی تصویریں میڈیکل میگزینوں میں چھپ رہی ہیں یوگا در یوگا کی باتیں بھی کی جارہی ہیں زندگی کے نئے نئے سٹائل بھی لوگوں کو بتائے جارہے ہیں۔

ان میں بہت سے ایسے ہیں جو سب کیلئے قابل عمل بھی نہیں ہیں اور بعض ان میں سے مضحکہ خیز بھی نظر آتے ہیں۔ مثلاً پیٹ کو گولائی کی شکل میں حرکت دینا سینہ کو پھڑ پھڑانا یا پہلے خوب پانی پیکر پھر ایک باریک پائپ منہ کے ذریعہ پیٹ میں پہنچا کر پیٹ سے دوبارہ پانی باہر نکالنا۔ یا سر کے بل کھڑے ہونا۔ یہ ان میں

نموں تا چند ایک ہیں۔ اگر ان حرکتوں کی افادیت سے انکار نہ بھی کیا جائے تو بھی یہ ایسی حرکتیں نہیں ہیں جس کو ایک پڑھا لکھا اور مہذب دنیا کا بھی طبقہ اپنا سکے اور نہ ہی یہ سوسائٹی کے ہر ایک کیلئے جس میں عورتیں بچے اور بیمار اور بڑی عمر کے سب لوگ شامل ہیں ان کے لئے قابل عمل ہوں۔

حال ہی میں کیرلہ کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ ''ماتر بھومی'' میں جس کی روزانہ کی اشاعت دس لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے ڈاکٹر کے آر من نمودری کا ایک آرٹیکل شائع ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسوری سٹیٹ یونیورسٹی میں سات مردوں اور گیارہ عورتوں پر ایک تجربہ کیا گیا تجربہ یہ تھا کہ پہلے کچھ دن انکو آدھے گھنٹے تک ورزش کرائی گئی اور ورزش کے بعد ان کے خون کا ٹیسٹ کیا گیا۔

پھر کچھ دن ان کو دن کے مختلف اوقات میں تین مرتبہ دس دس منٹ تک ورزش کرائی گئی اور پھر ان کے خون کا ٹیسٹ کیا گیا پھر کچھ دن ان کو بغیر ورزش کے رکھا گیا اور دوبارہ خون ٹیسٹ کیا گیا ان تینوں ٹیسٹوں کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ دس دس منٹ مختلف اوقات میں ورزش کرنا یکبارگی تیس منٹ ورزش کرنے کے مقابلہ میں اور بالکل ورزش نہ کرنے کے مقابلہ میں صحت کیلئے زیادہ بہتر ہے اور خون سے مضر صحت کولسٹرول پگھلانے میں زیادہ مفید ہے۔

اب اس تجربہ کو نماز پر apply کر کے دیکھیں کہ ایک مسلمان ایکدن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے اور ہر نماز کیلئے کم و بیش اور اوسطاً دس منٹ درکار ہوتے ہیں اب یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنی عبادت کیلئے جو نمازیں قائم کیں وہ روحانی فائدہ کے ساتھ ساتھ ہماری جسمانی صحت کو بھی فائدہ پہنچا رہی ہیں۔

لیکن آج مسلمانوں کی حالت اس کہاوت کی مانند ہے کہ گھر کی مرغی دال برابر یا یہ کہاوت ان پر صادق آتی ہے کہ بغل میں بچہ اور بازار میں ڈھنڈورہ یہ لوگ اپنی بہترین نماز کو چھوڑ کر قلندر کی قلابازیوں اور شعبدہ بازیوں کے دیوانے ہوتے جا رہے ہیں اور اپنے آپ کو بہت ماڈرن خیال کرتے ہیں۔

میرا یہ ذاتی خیال ہے کہ اگر نماز کے حرکات و سکنات کو ایکسرے سکینگ مشین کے ذریعہ مونیٹر کیا جائے تو دنیا کے سامنے فیزیکل ایکسر سائز کی ایک ایسی تصویر سامنے آئے گی کہ اس سے بہتر کوئی ورزش انسانی جسم کیلئے دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ جو ہر طبقہ کیلئے قابل عمل بھی ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی صحیح قدر و قیمت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں
مقابلہ انعامی مقالہ جات

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے منظور فرمودہ پروگراموں میں سے ایک پروگرام یہ ہے کہ 2007 کے دوران خلافت احمدیہ کے عنوان پر تحقیقی مقالے لکھوائے جائیں اور ان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں۔ چنانچہ جوبلی کمیٹی قادیان نے مختلف طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل تفصیل کے مطابق چھ عنوان اور انعامات کی رقم مقرر کی ہے۔ جس کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

عنوان	طبقات
۱۔ اسلامی خلافت کا تصور (خلافت کی اہمیت و ضرورت)	اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے
۲۔ برکات خلافت، دین کے استحکام کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے
۳۔ برکات خلافت، خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے
۴۔ برکات خلافت اور قیام توحید	مبلغین کرام کیلئے
۵۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام	معلمین کرام کیلئے
۶۔ تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات	اطفال و ناصرات الاحمدیہ کیلئے

شرائط: ۱۔ مقالہ کم از کم پچاس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو

۲۔ اطفال و ناصرات کیلئے بیس ہزار الفاظ۔

۳۔ مقالہ کھلا کھلا صاف اور خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا جائے

۴۔ مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2007 ہے۔

۵۔ تمام مقالے صدر کمیٹی مقالہ جات مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کے نام بھجوائے جائیں۔ (موصولہ تمام مقالہ جات کو چیک کر کے نتائج نکالنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔)

انعامات: اطفال و ناصرات کے مقالوں میں سے اول پوزیشن حاصل کرنے والے کو -/7000 روپے اور دوم کو -/5000 روپے اور سوئم آنے والے کو -/3000 روپے انعام دیا جائے گا۔ جبکہ دیگر پانچ طبقوں کے مقابلہ جات میں ہر طبقے میں اول دوم اور سوم آنے والے کو علی الترتیب -/9000 روپے۔ -/7000 روپے۔ اور -/5000 روپے انعام دیا جائے گا۔

(صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی سفر کشمیر سے بخیریت مراجعت

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مورخہ 20 نومبر کو کشمیر کے جماعتی دورہ سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ واپسی کے بعد آپ کی طبیعت بوجہ کھانسی و کمزوری علیل ہے۔ احباب جماعت سے محترم موصوف کی صحت و سلامتی درازی عمر اور تادیر مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(حضور انور کے خطبہ جمعہ 27 اکتوبر کے حوالہ سے یہ نظم لکھی ہے)

جو شرارے شرارت کے اٹھنے لگے ان کے شر سے ہمیں خود بچا مالکا
اپنی ہی آگ میں راکھ ہو جائیں وہ، ان کو دے ان کے شر کا صلہ مالکا
جو ترے سلسلہ کو مٹانے کی خاطر شب و روز مدت سے مصروف ہیں
ان کا انجام بد تو دکھادے انہیں پیس دے ان کی خاک اب اڑا مالکا
اب تلک وہ جو ظلمت کی تاریکیوں کے لحافوں میں ہیں لوگ سوئے ہوئے
اپنی چمکار کوئی دکھادے انہیں خواب غفلت سے ان کو جگا مالکا
قومِ مسلم بنا اپنے قائد کے جو آج پستی و ذلت میں ہے گر چکی
اپنی قدرت کا کوئی کرشمہ دکھا اس کی عظمت کو پھر دے بڑھا مالکا
عصر بیمار ہے جاں بہ لب شافیا کاش اپنے مسیحا کو اب جان لے
اس کو توفیقِ طاعت عطا کر، کوئی معجزہ کر، کوئی دے دوا مالکا
جو بھی فرعون ہو اس کو نابود کرنا ازل سے رہی ہے یہ سنت تری
آج کل جو بنے بیٹھے فرعون ہیں ان کا نام و نشاں بھی مٹا مالکا
آسماں سے جو عروہ ُ وثقیٰ خلافت کی صورت میں ہم پہ اتارا گیا
تا قیامت سلامت تو رکھنا اسے، کل جہاں کی ہے اس میں بقا مالکا
میرے آقا و مرشد نے عرض دعا تیرے دربار میں اب جو بھجوائی ہے
آسماں سے کوئی اپنا زندہ نشاں پوری دنیا کو دے تو دکھا مالکا
تیری نظروں میں وہ جو وفادار ہیں ان کی صف میں رہوں تادمِ آخرش
ہے فقط تو ہی تو اور کوئی نہیں سب سے بڑھ کے ہے تو باوفا مالکا
میری کوئی تمنا نہیں ہے مگر تجھ سے خیرات و پرشاد ملتا رہے
تیری نظر عنایت کا محتاج ہوں میں ظفر ایک چاکر، گدا مالکا

(مبارک احمد ظفر لندن)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

بھارت کی جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل ونہار اور عید الفطر کی تقریبات

اللہ کے فضل سے رمضان المبارک کے روحانی موسم بہار سے تمام مرد وزن اور بچوں نے حسب استعداد ذوق وشوق سے بھرپور استفادہ کیا نماز تراویح خصوصی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا اللہ تعالیٰ سب کی عبادات کو قبول فرمائے موصولہ رپورٹوں کے خلاصے نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین ہیں۔

سکندر آباد: مسجد نور اور الہ دین بلڈنگ میں نمازوں اور درس وتدریس کا انتظام کیا گیا تھا ہر اتوار کو مسجد احمدیہ سکندر آباد میں درس القرآن کا خاص اہتمام کیا گیا درس قرآن کے علاوہ درس حدیث اور درس ملفوظات دیا گیا۔ اس ماہ میں ہفتہ قرآن مجید بھی منایا گیا قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے فضائل وبرکات کی طرف اور اس کے سیکھنے اور سکھانے کے تعلق سے اس ہفتہ میں مختلف تقاریر ہوئیں۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے پر سند دی گئی۔ (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

اٹارسی: جماعت احمدیہ اٹارسی میں ماہ رمضان کے خصوصی پروگرام بنائے گئے تراویح کی نماز باقاعدہ باجماعت پڑھنے کا اہتمام رہا، درس وتدریس کا بھی انتظام رہا اس کے علاوہ ایم ٹی اے کی نشریات خصوصاً درس القرآن کے پروگرام سے استفادہ کیا جاتا رہا انتیس رمضان کو اجتماعی دعا کی گئی۔ نماز عید الفطر مورخہ 25.10.06 کو محترم عبد الحفیظ صاحب صدر جماعت نے پڑھائی۔ (مطلوب احمد خورشید اٹارسی)

کریلی: کریلی سرکل سالی چوکہ میں باقاعدگی سے نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا تمام افراد جماعت کریلی ودور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے مہمانان کرام نے نماز عید پڑھی اور اس موقع پر تمام مہمانان کرام کو کھانا بھی کھلایا گیا۔ (ارشاد احمد ملکانہ معلم وقف جدید بیرون کریلی)

جیند زون (ہریانہ)

جیند: جیند مشن میں تراویح کی نماز کے علاوہ نماز فجر روزانہ قرآن کریم کا درس ہوتا رہا جیند مشن کے علاوہ جیند جماعت میں ہی بھوانی روڈ پر جہاں پر دس گھر احمدیوں کے ہیں درس وتدریس اور نماز تراویح ادا کی گئی۔ 25.10.06 کو احمدیہ مشن میں لگ بھگ 180 افراد نے نماز عید ادا کی۔

باس: باس جماعت میں روزانہ درس تدریس اور نماز تراویح کا اہتمام ہوا اور بچوں کی تعلیم القرآن کلاسز جاری رہیں عید الفطر ۱۰۰ افراد نے ادا کی۔

ملک پور: یہاں پر تعلیم وتربیت اور رمضان میں درس القرآن ورنماز تراویح کا اہتمام ہوا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہوا کہ رمضان میں بار بار لوگ اور معلم صاحب مطالبہ کرتے کہ ڈش لگائیں خاکسار نے لگانے کا پروگرام بھی بنا دیا تھا لیکن اس سے پہلے بغیر ہماری کوشش کہ کیبل کے ذریعہ ایم ٹی اے کا پروگرام شروع ہوگیا اور لوگ استفادہ کرنے لگے مورخہ 25.10.06 کو عید الفطر کی نماز 50 افراد نے ادا کی اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے کے جملہ پروگرام احباب نے دیکھے۔

بڈانہ: جماعت بڈانہ میں اللہ کے فضل سے رمضان میں نیا سینٹر کھولا گیا اور مکرم ہاشم صاحب معلم سلسلہ کو وہاں متعین کیا گیا اللہ کے فضل سے وہاں کے حالات اور وسائل کے پیش نظر تعلیم وتربیت کا کام ہوتا رہا وہاں کے احباب جماعت نے جیند مشن میں آکر نماز عید ادا کی۔

چھارا: جماعت چھارا میں نماز تراویح کے علاوہ درس القرآن کا بھی اہتمام رہا بچوں کی تعلیم القرآن کلاسز بھی جاری رہیں۔ چھارا میں پہلی بار نماز عید ادا ہوئی، لوگوں نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔

کروتھہ: جماعت کروتھہ میں بھی گذشتہ دو ماہ قبل جماعت نے سینٹر کھولا ہے اور مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ کو وہاں متعین کیا ہوا ہے رمضان المبارک میں باقاعدگی سے تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام رہا اور رمضان میں چار بچوں نے یسرنا القرآن مکمل کیا۔

نڈانہ: رمضان کے دوسرے عشرہ میں جماعت نڈانہ میں نیا سینٹر کھولا گیا اور مکرم مجید احمد معلم سلسلہ کو وہاں متعین کیا گیا اللہ کے فضل سے نمازیں باجماعت اور درس وتدریس کا باقاعدگی کے ساتھ اہتمام رہا یہاں کے احباب جماعت نے جیند میں آکر نماز عید ادا کی۔

گوگڑیاں: اس جماعت میں درس وتدریس اور تعلیم القرآن کلاسز جاری رہیں علاوہ ازیں نماز تراویح کا بھی التزام رہا مورخہ 25.10.06 کو نماز عید میں 80 افراد شامل ہوئے۔

ڈومرخان: جماعت ڈومرخان میں درس القرآن کا اہتمام اور بعد نماز فجر تلاوت قرآن کریم ودرس کا التزام رہا۔ نماز تراویح میں مستورات بھی شامل ہوتی رہیں۔ رات کو بعض اوقات محفل سوال وجواب منعقد ہوئی تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام رہا۔ الحمد للہ باوجود مخالفت کے پہلی مرتبہ نماز عید ۱۹۰ افراد مرد وزن اور بچوں نے ادا کی۔

ھتھو: جماعت ہتھو میں باقاعدگی سے درس وتدریس تعلیم القرآن کلاس کا اہتمام ہوا علاوہ ازیں احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔

لون: جماعت لون میں رمضان المبارک میں درس القرآن، نماز تراویح ہوئی یہاں پر جماعتی مسجد ہے ڈش ہے حضور انور کے خطبات کے ساتھ درس القرآن سے بھی استفادہ کیا گیا۔

کرم گڑھ: کرم گڑھ جماعت میں تعلیم وتربیت کے ساتھ رمضان المبارک میں نماز تراویح اور درس وتدریس نیز تعلیم القرآن کلاسز کا بھی باقاعدگی سے اہتمام رہا۔ علاوہ ازیں امرگڑھ جماعت میں بھی مکرم عمران صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ مورخہ ۱۷ اکتوبر کو جیند کی احمدیہ مسجد میں اجتماعی درس القرآن کا اہتمام کیا گیا جس میں جیند زون کی دس جماعتوں کے 170 احباب ومستورات شامل ہوئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے دوپہر ۲ بجے تا ۵ بجے درس القرآن دیا۔ تمام احباب نے نہایت خاموشی کے ساتھ اس درس کو سنا اور تمام احباب پر اس درس کا بہت ہی اچھا اثر رہا اور اس طرح اجتماعی طور پر یہ پہلا موقعہ تھا اللہ کرے آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے اور جماعت کی دن بدن ترقی ہوتی رہے۔

باوجودیکہ ہریانہ میں تمام غیر احمدیوں نے ایک دن پہلے نماز عید ادا کی لیکن ہمارا جب فیصلہ ہوا کہ ہم عید 25 تاریخ کو کریں گے سب نے لبیک کہا اور غیروں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ رمضان المبارک میں چندہ کی وصولی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی اللہ تعالیٰ تمام معلمین کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(طاہر احمد طارق مبلغ جیند)

گلبرگہ: مسجد احمدیہ دار الذکر میں تراویح ادا کی گئی بعد نماز فجر درس حدیث رمضان المبارک کی اہمیت وفضائل وبرکات پر ہوتا تھا دو افراد کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 21.10.06ء کو اجتماعی دعا حضور انور میں تمام مرد وزن شامل ہوئے مقامی طور پر حضور کی اجتماعی دعا سے پہلے اجتماعی دعا ہوئی عید کی نماز میں تمام مرد وزن شامل ہوئے خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ (ایم مقبول احمد سورب مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

چنئی: ماہ رمضان میں روزانہ بعد نماز فجر درس القرآن خاکسار نے دیا۔ روزانہ نماز تراویح کا انتظام کیا گیا بعد نماز تراویح اور وتر پندرہ منٹ کا حدیث اور ملفوظات اور خلفاء کرام کے خطبات سے درس ہوا چاروں اتوار کو بعد نماز عصر سے لے کر تا مغرب درس القرآن کا انتظام کیا گیا یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اتوار کے روز جو درس القرآن ہوا اس سے جہاں احمدی احباب ومستورات نے استفادہ کیا وہاں بعض غیر احمدی احباب ومستورات نے بھی استفادہ کیا ایک زمانہ میں کوئی بھی غیر احمدی ہماری مسجد میں آکر نماز نہیں پڑھتا تھا۔ نماز عید میں جماعت احمدیہ چنئی کے علاوہ سینٹ تھامس ماؤنٹ، رانی پیٹ سے بھی احباب نے شرکت کی۔ (مزمل احمد مبلغ سلسلہ)

حیدر آباد: جماعت احمدیہ حیدرآباد کی چاروں مساجد میں نماز باجماعت میں کثیر تعداد میں افراد جماعت شامل ہوئے نماز تراویح کی ادائیگی اور درس القرآن، درس الحدیث درس ملفوظات کا اہتمام ہوا مسجد احمدیہ افضل گنج (جوبلی ہال)، مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد، مسجد احمدیہ فلک نما مسجد احمدیہ لیکچر ہال بی بی بازار میں باقاعدہ انتظام تھا۔ حلقہ کاچی گوڑہ اور بشارت نگر میں سینٹر قائم کیا گیا شہر کے کئی محلہ جات میں جہاں احمدیوں کے چند گھر ہیں وہاں پر جماعتی اجازت سے گھروں میں نماز باجماعت اور نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا جس سے عمر رسیدہ افراد وخواتین نے استفادہ کیا۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

زیرہ سرکل امرتسر: سرکل امرتسر میں 28 رمضان کو درس القرآن کا انعقاد کیا گیا جس میں خاکسار نے بعد نماز ظہر قرآن مجید کی چندہ آیات کی تلاوت کر کے ترجمہ وتفسیر سنائی۔ یہ درس بفضلہ تعالیٰ چار بجے تک چلا بعدہ نماز عصر ادا کی گئی اس درس القرآن میں کثیر تعداد میں احمدی مرد وزن شریک ہوئے تقریباً دس غیر احمدی مرد وزن نے بھی شرکت کی۔ (محمد طفیل احمد سرکل انچارج امرتسر)

حصار زون ہریانہ

سمین: ماہ رمضان میں باقاعدگی سے تراویح ودرس قرآن مجید وحدیث کا اہتمام رہا مکرم سہیل احمد معلم نے نماز عید پڑھائی ۷۰ افراد نے شرکت کی۔

حسن گڑھ: ماہ رمضان میں باقاعدگی سے تراویح ودرس قرآن مجید وحدیث کا اہتمام رہا مکرم عبد الباسط معلم نے نماز عید پڑھائی ۷۰ افراد نے شرکت کی احباب نے ایک دوسرے کو عید مبارک دی احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

بھوٹیا کھیڑہ: جماعت احمدیہ بھوڈیا کھیڑہ میں مکرم محسن علی صاحب نے نماز تراویح پڑھائی درس قرآن مجید وحدیث دیا اور نماز عید پڑھائی۔ ۱۳۲ افراد نے شرکت کی۔

ہانسی: مکرم سیوا خان صاحب نے نماز تراویح پڑھائی درس قرآن وحدیث کے علاوہ نماز عید پڑھائی ۱۳۸ افراد نے شرکت کی۔

فرید پور: مکرم رشید احمد صاحب نے نماز تراویح پڑھائی درس قرآن وحدیث دیا اور نماز عید پڑھائی جس میں ۱۳۰ افراد نے شرکت کی۔

بھاٹہلہ: مکرم محمد ستار علی صاحب نے نماز تراویح پڑھائی درس قرآن وحدیث دیا اور نماز عید پڑھائی جس میں ۱۵۰ افراد نے شرکت کی۔

گرائے: مکرم جوگیہ خان صاحب نے نماز تراویح پڑھائی درس قرآن وحدیث دیا اور نماز عید پڑھائی جس میں ۷۰ افراد نے شرکت کی مسعود پور جماعت کے ۱۱۲ افراد اس میں شامل ہوئے۔

حصار: خاکسار نے نماز عید پڑھائی جسمیں ۲۶ افراد نے شرکت کی تراویح اور درس بھی ہوا۔

(ایوب علی خان مبلغ سلسلہ)

یادگیر: جماعت احمدیہ یادگیر میں ہر روز نماز تہجد کا التزام باجماعت طور پر ہوا اللہ کے فضل سے خدام کافی دور سے آتے تھے۔ نماز تہجد کے بعد مسجد احمدیہ کے صحن میں باجماعت سحری کا بھی انتظام تھا سحری کا انتظام پورے ماہ میں یہاں کے صاحب استطاعت احباب کی طرف سے ہوتا رہا اللہ انکو جزائے خیر دے۔ بعد نماز فجر رمضان المبارک کے موضوع پر خاکسار تفسیر کبیر سے درس دیتا رہا بعدہ مسجد احمدیہ میں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی بعد نماز عصر ہر روز احادیث شریف ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں درس دئے۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس بار عرصہ کے بعد جماعت یادگیر میں نماز تراویح میں پورا قرآن سننے کا موقعہ ملا جو مکرم حافظ محمود الحسن صاحب معلم سلسلہ گجرات نے پڑھائی۔ ہر روز نماز تراویح کے بعد احباب جماعت میں سے کوئی خادم یا انصار رمضان المبارک کی فضیلت و برکات کے متعلق مختصر تقریر کرتا۔ چار مرد اور دس مستورات اعتکاف بیٹھیں خاکسار نے رمضان المبارک کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں تقریر کی۔ ۲۵ اکتوبر کو مکرم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ نے نماز عید پڑھائی۔ (ظہور احمد خان خادم سلسلہ)

سرکل وارنگل آندھرا

کٹاکشہ: ۹-۱۰-۰۶ کو جماعت احمدیہ کٹاکشہ میں بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں رمضان کی اہمیت و برکات پر تقاریر ہوئیں دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

بدارم: ۱۰-۱۰-۰۶ کو جماعت احمدیہ بدارم میں تربیتی جلسہ بعد نماز مغرب ہوا جس میں رمضان کی فضیلت پر تقریر ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

پیداپورم: ۱۱-۱۰-۰۶ کو جماعت احمدیہ پیداپورم میں جلسہ ہوا جسمیں رمضان کی فضیلت اور قرآن پاک تلاوت کے عنوان پر تقریر ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

سہر کنڈا: ۱۲-۱۰-۰۶ کو جماعت احمدیہ سہر کنڈہ میں تربیتی جلسہ ہوا جسمیں رمضان کی برکات وفضائل بیان کی گئیں دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اکھم پیٹ: ۱۳-۱۰-۰۶ کو جماعت احمدیہ اکھم پیٹ میں تربیتی جلسہ ہوا جسمیں دعا اور والدین کی اطاعت کی اہمیت پر تقریر ہوئی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ملم پلی: ۲۰-۱۰-۰۶ کو جماعت احمدیہ ملم پلی (کریم نگر) میں جلسہ ہوا۔ رمضان اور لیلۃ القدر کی اہمیت پر تقریر ہوئی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جلسوں کے اختتام پر تمام جگہوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ)

سرکل امرتسر پنجاب۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں سرکل امرتسر کی 19 جماعتوں میں باقاعدگی سے نماز تہجد اور تراویح باجماعت ہوتی رہی۔ افراد جماعت نے کثیر تعداد میں صدقہ زکوٰۃ ادا کیا درس وتدریس باقاعدگی سے ہوتی رہی پہلے کی نسبت اس سال بہت زیادہ تعداد میں نو احمدی مرد وزن نے روزہ رکھا اور دعا کرنے کی توفیق پائی۔

پورے سرکل کا مورخہ 28 رمضان المبارک 2006 کو نماز ظہر وعصر کے درمیان درس القرآن کا انعقاد کیا گیا جس میں نماز روزہ صدقہ زکوٰۃ اور شرک سے اجتناب کے متعلق چنیدہ آیات کا ترجمہ اور تفسیر کر کے بتایا گیا بفضلہ تعالیٰ کثیر تعداد میں نو احمدیوں نے شرکت کر کے استفادہ کیا۔ دعا کے ساتھ درس القرآن اختتام پذیر ہوا۔

سرکل امرتسر میں شایان شان طریق سے عید الفطر منائی گئی تمام جماعتوں میں کثیر تعداد میں مرد وزن بچے اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی نماز ادا کرنے کے بعد مولوی صاحبان نے عید الفطر منانے کا مقصد بھائی چارے اور صدقہ وزکوٰۃ کے متعلق خطبہ دیا اس کے بعد احباب نے آپس میں گلے مل کر ایک دوسرے کو عید مبارک کا تحفہ دیا۔ لوکل جماعت کی طرف سے آئے ہوئے مہمانوں کی چائے وشیرینی سے تواضع کی گئی۔

جن جن مبلغین ومعلمین نے جماعتوں میں عید الفطر کی نماز پڑھائی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

جماعت احمدیہ بھام میں مکرم پی سکندر صاحب معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ وڑے والی میں شفیع احمد غوری۔ جماعت احمدیہ پٹیالہ میں سید تنویر علی صاحب معلم۔ جماعت احمدیہ خانپور میں عزیز احمد صاحب اسلم مبلغ سلسلہ۔ جماعت احمدیہ کالیکی میں نثار احمد ندیم۔ معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ گدلی میں سید انوار احمد معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ جودھا نگری میں شیراز احمد ہانڈے معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ رتیہ میں فقیر حسین معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ میرانکوٹ میں مکرم نثار احمد ڈار معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ گھڑکا میں ممتاز احمد صدیقی معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ ملاں والا میں محمد یعقوب پونچھی معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ ستوں والا میں مکرم مظفر احمد بھٹی معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ شوشک میں راجہ جمیل احمد معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ سپاہ والی میں شبیر احمد معلم سلسلہ۔ جماعت احمدیہ زیرہ میں خاکسار محمد طفیل احمد مبلغ سلسلہ۔ دو معلمین مکرم سلامت شیخ اور مکرم محمد یسین بھٹی معلم سلسلہ زیرہ مشن کی نو احمدیوں کو لائے اور عید کی نماز ادا کی۔ مکرم لطیف صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مبشر احمد معلم سلسلہ قادیان میں نو احمدیوں کو نماز کیلئے لائے۔

(محمد طفیل احمد سرکل انچارج امرتسر)

سرکل موگا پنجاب میں رمضان المبارک اور عید الفطر

رمضان کا مقدس مہینہ 25.9.06 سے شروع ہوا اس میں الحمدللہ تمام سینٹرز میں درس القرآن درس الحدیث کا دور جاری رہا۔ تلاوت قرآن پاک کا خاص انتظام کیا گیا اور جو بچے اور بڑے قرآن کریم پڑھنا سیکھ چکے وہ اپنے گھروں میں بھی تلاوت کرتے رہے اور اکثر جگہ اب بھی وہی ماحول ہے الحمدللہ علی ذالک 25.10.06 کو نماز عید کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم غلام احمد صاحب مبارک نے محروں میں مکرم محمد بشیر عرف بوٹا صاحب نے چک میں اور رامابلاسپور میں مکرم روشن دین صاحب نے عید کی نماز پڑھائی اسی طرح کوٹ کپورا میں مکرم بلال احمد صاحب معلم ہری کے کلاں میں مکرم کمال الدین صاحب نے بلاہیڑ میں مکرم محمد یوسف صاحب ابلو میں مکرم عبد القیوم صاحب نے نماز عید پڑھائی جبکہ رامامنڈی میں مکرم فاروق احمد صاحب فرید چپلا والی میں مکرم دلبر خان صاحب نے سنگھپورہ میں مکرم محمد امین ندیم اور منگا دین صاحب نے کمہارا میں نماز پڑھائی اسی طرح تھراج سینٹر میں خاکسار نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور موقع کی مناسبت سے خطبہ عید دیا۔ ان مندرجہ بالا تمام سینٹر کے ساتھ لگے ہوئے مضافات سے بھی کثرت سے مرد وزن نے شرکت کی اور ہر جگہ نماز ودعا اور عید ملن کے بعد تواضع کا انتظام لوکل جماعت والوں نے کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور روحانیت میں مزید ترقی سے نوازتا چلا جائے۔ (آمین) (انیس احمد خان مبلغ تھراج سرکل انچارج موگا پنجاب)

قادیان:: قادیان میں نماز عید الفطر 25 اکتوبر کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے احمدیہ گراؤنڈ میں پڑھائی اور خطبہ دیا۔ آپ نے رمضان المبارک کی برکات اور روزہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی نماز عید میں اہالیان قادیان کے علاوہ کثیر تعداد میں مضافات سے آنے والے مسلمان بھائیوں نے بھی شرکت کی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تمام مہمانان کی ضیافت کی گئی احباب نے ایک دوسرے سے ملاقات کی خاص طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ سے احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اسی طرح جناب ترپت راجندر سنگھ باجوہ ایم ایل اے۔ جناب پرتاپ سنگھ باجوہ وزیر پنجاب۔ جناب لکھبیر سنگھ لودھی ننگل سابقہ چیئرمین اور ہوشیار پور سے سدبھاونا کمیٹی کے ممبران اس موقعہ پر تشریف لائے علاوہ ازیں قادیان کے غیر مسلم معززین اور دیگر اہالیان شہر نے بھی عید کی مبارکباد دی۔

گورنر و D.G.P مدھیہ پردیش اور صوبہ کے سینئر I.P.S افسران کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت کی قیادت میں ایک وفد نے صوبہ مدھیہ پردیش کی جماعتوں کا دورہ کیا اس دوران عزت مآب بلرام جاکھڑ صاحب گورنر آف مدھیہ پردیش شری آنندراؤ پوار، ڈی جی پی مدھیہ پردیش شری پون شری واستو صاحب ڈی آئی جی پولیس بھوپال شری ایس کے راوت ایڈیشنل ڈی جی پی انٹیلی جینس ولاء اینڈ آرڈر شری وجے رمن ایڈیشنل ڈی جی پی (سی آئی ڈی) شری سنجے رانا صاحب ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آف مدھیہ پردیش شری ہری نارائن چاری مشرا۔ اے ڈی سی، گورنمنٹ مدھیہ پردیش سے ملاقات کر کے تمام تر اعلیٰ حکام کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے انکی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔

وفد میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ جموں مکرم مولوی رئیس الدین احمد مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج گوالیئر اور خاکسار شامل تھے موصوف مکرم ناظر صاحب نے بڑی ہی بہترین انداز میں حکام کو جماعت کے متعلق تعارف کرایا جس بناء پر تمام تر حکام نے متاثر ہوکر اس صوبہ میں جماعت کو ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا۔ مورخہ 7.9.06 کو شری جے پی بیروی جی ایڈیشنل ڈی جی پی انٹیلی جینس صوبہ پنجاب سے ملاقات کی اور لٹریچر پیش کیا گیا۔ قبل ازیں موصوف ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ کی ہدایت پر ماہ اگست میں شری سردار سربجیت سنگھ آئی جی پولیس گوالیئر رینج وشری وجے یادو صاحب آئی جی پولیس چمبل رینج، شری راجابابو سنگھ ضلع پولیس کپتان بھنڈ، شری یوگیس چودھری ضلع پولیس کپتان مرینہ شری شیلیندر پانڈے جی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انٹیلی جینس گوالیئر زون۔ شری آر ایس مینا صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس گڈھوال رینج صوبہ اترانچل شری سنجے گنجیال صاحب ضلع پولیس کپتان دہرادون شری اشوکمار صاحب ضلع پولیس کپتان ہریدوار شری ستیہ ویر سنگھ سینئر انسپکٹر وانچارج لوکل انٹیلی جینس یونٹ ایل آئی یو ضلع ہریدوار کو بھی جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں بھی لٹریچر پیش کیا گیا مذکورہ بالا تمام تر حکام نے لٹریچر قبول کرتے ہوئے اظہار خوشنودی کیا اس کے علاوہ شری وجے رمن صاحب ایڈیشنل ڈی جی پی وشری پون شریواستو ڈی آئی جی پولیس بھوپال نے لٹریچر قبول کر کے شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے اس میں برکت عطا فرمائے۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور، مہاراشٹر)

اروناچل پردیش پر چین کا دعویٰ
یہ بات چیت کا ایک متکبرانہ انداز ہے

چین کے صدر ''ہوجنتاؤ'' کے بھارت دورہ کے صرف ایک ہفتہ پہلے بھارت میں چین کے سفیر ''سون یوکی'' نے اروناچل پردیش پر اپنے دیش کا دعویٰ ٹھوکتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک ابھی بھی اروناچل پردیش کو اپنے ہی ملک کا ایک حصہ مانتا ہے۔ سون نے کہا اروناچل پردیش چین کا ہی حصہ ہے اور 'توانگ' ان میں سے ہی ایک جگہ ہے ہمارا دعویٰ پورے اروناچل پر ہے۔ بھارت کے وزیر خارجہ پرنب مکرجی نے چینی سفیر مسٹر سون یوکی کے جواب میں کہا بھارت چین کے اس دعویٰ کو رد کرتا ہے اور کہا کہ اروناچل بھارت کا اٹوٹ حصہ ہے۔ اروناچل پردیش کے گورنر جناب ایس کے سنگھ نے جو سابق ڈپلومیٹ ہیں اور جو خارجہ سیکرٹری کے طور پر ریٹائر ہوئے نے بھی چینی سفیر کے تبصروں کو رد کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات چیت کا خودسرانہ انداز ہے۔ دونوں ملک اس وقت سرحدی اختلافات کو حل کرنے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں۔ گزشتہ سال دونوں نے سرحدی مدعا حل کرنے کے لئے رہنما اصول پر دستخط کئے تھے۔

بھارت کا کہنا ہے کہ چین نے جموں کشمیر میں 43180 مربع کلومیٹر علاقہ پر قبضہ کر رکھا ہے جس میں 5180 کلومیٹر کا وہ علاقہ بھی شامل ہے جو کہ اسلام آباد نے چین پاکستان 1963 کے سرحدی جھگڑے کے معاہدہ کے تحت چین کو دے رکھا ہے۔ دوسری طرف چین نے بھارت پر الزام لگایا ہے کہ اس نے 90 ہزار مربع کلومیٹر چینی علاقہ پر قبضہ کر رکھا ہے جن میں سے زیادہ تر اروناچل پردیش میں ہے۔ ❁

پاکستان میں ''سورہ'' کی رسم
تنازعات کے تصفیے کا ایک عجیب انداز

پاکستان میں غیرت کے نام پر قتل کے واقعات میں کمی آنے کے باوجود بدلہ صلح کے تحت کمسن لڑکیاں دینے کی رسم (سورہ) میں اضافہ پر سخت تشویش کی جارہی ہے۔ قتل اور اقتصادی تنازعات جیسے معاملات میں بنیادی طور پر قیام امن کے لے شروع کردہ اس رسم کا اب معاشی فائدے کے لئے استحصال شروع کر دیا گیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ جب تک قبائلی علاقوں میں جرگے عورتوں کے مقدر کا فیصلہ کرتے رہیں گے یہ ظلم جاری رہے گا۔ اتھومیڈیا نامی ایک غیر سرکاری تنظیم کے سربراہ ثمر من اللہ نے پشاور میں صوبہ سرحد کے دو اضلاع مردان اور صوابی میں سورہ کی رسم پر تحقیق کرنے کے بعد ایک رپورٹ مرتب کی ہے اس رپورٹ کی اشاعت سے قبل وہ اس رسم پر ایک مختصر انگریزی ڈاکومنٹری ''سورہ دی ہیومن شیلڈ'' بھی تیار کر چکی ہیں جو کہ انگریزی زبان میں لکھی گئی ہے اور 142 صفحات پر مشتمل ہے۔ ثمر من اللہ کا کہنا تھا کہ چار ماہ کے دوران صرف مردان اور صوابی میں سورہ کے ساٹھ واقعات سامنے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ سورہ کو استعمال میں لانے کی پہلی بڑی وجہ قتل دوسرے نمبر پر غیرت یا شرم کے واقعات اور تیسری وجہ معاشی تنازعات ہیں ان معاملات کے تصفیے کے لئے کمسن لڑکیوں کو دوسرے فریق کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

عراق میں صرف رمضان میں
1600 سے زائد لاشیں مردہ خانے لائی گئیں

صرف رمضان کے ایک مہینے میں مسلح حملوں، پرتشدد واقعات کی وجہ سے 1600 سے زائد لاشیں مردہ خانے لائی گئیں۔ مردہ خانہ کے افسر نے بتایا کہ یہ تعداد جولائی کے بعد سے سب سے زیادہ ہے جس میں 1815 لاشیں لائی گئی تھیں۔ ستمبر کے مقابلے میں جب 1450 لاشیں لائی گئی تھیں یہ اضافہ 10 فیصد ہے۔

پاکستان کے صوبہ سرحد میں حسبہ بل منظور
اس سے طالبان کے طرز پر مسلم سماج کی سمت تعین کرنے کی کوشش۔ ماہرین کا خیال

پاکستان کے شمال مغربی صوبہ سرحد کی اسمبلی نے مخالفت کے باوجود ایک ایسے بل کو منظوری دی ہے جس کے نفاذ کے بعد طالبان کے طرز پر مسلم سماج کی سمت تعین کرنے کی کوشش شروع ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ چھ مذہبی جماعتوں پر مشتمل متحدہ مجلس عمل کی حکومت نے ترمیم شدہ متنازعہ ''حسبہ بل 2006'' میں سات ترامیم کے ساتھ ایک بار پھر سرحد اسمبلی میں اکثریت رائے سے منظور کرالیا ہے اس موقع پر حزب اختلاف کی جماعتوں نے اسمبلی سے بائیکاٹ کیا۔

متنازعہ حسبہ بل پہلی دفعہ 14 جولائی 2005 کو سرحد اسمبلی سے منظور کرایا گیا تھا تاہم بعد میں اس وقت کے گورنر سرحد کمانڈر خلیل الرحمن نے اس بل پر دستخط کرنے سے انکار کرتے ہوئے اسے صدر پاکستان کے پاس بجھوادیا تھا۔

اسپیکر نے بل جب منظوری کے لئے ایوان کے سامنے پیش کیا تو اراکین اسمبلی نے اکثریت سے اسے منظور کرلیا اس پر جہاں حکومتی اراکین اسمبلی نے زور زور سے ڈیسک بجا کر بل کی منظوری پر خوشی کا اظہار کیا وہیں اپوزیشن کے اراکین نے کھڑے ہو کر بلند آواز سے نعرہ لگایا ''مولویوں کا مارشل لاء نامنظور''

تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ شاپنگ کی انتہائی لت ایک نفسیاتی عارضہ ہوتی ہے

تحقیق کرنے والوں کا کہنا ہے کہ بے جا شاپنگ کرنے کی عادت عورتوں کی طرح مردوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس کی انتہائی شکل ایک نفسیاتی عارضہ ہوتی ہے جس کا تعلق ڈپریشن اور فکر و تشویش یعنی Anxiety کی بڑھتی ہوئی سطح سے ہوتا ہے۔

تحقیق کرنے والوں نے لوگوں کو ایک سوال نامہ دیا جس سے یہ علم ہوسکے کہ رقم خرچ کرتے ہوئے کیا انہیں علم ہوتا ہے کہ اس خرچ کی ضرورت تھی؟ کیا وہ یہ جانتے ہیں کہ رقم خرچ کرنے کا ان کا رویہ درست ہے؟ کیا وہ جو چیزیں خرید رہے ہیں ان کا تعلق ان کے موڈ کو بہتر بنانے سے ہے؟ اور یہ کہ غیر ضروری چیزیں خرید کر کیا وہ خود کو مالی مسائل میں تو مبتلا نہیں کر رہے ہیں؟

لوگوں سے یہ بھی پوچھا گیا ایسا کتنی مرتبہ ہوتا ہے کہ جب آپ صرف خریداری برائے خریداری کی خواہش اپنے دل میں پاتے ہیں اور یہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ آپ کیا خرید رہے ہیں؟ ایسا بارہا ہوا کہ آپ نے کوئی چیز خرید لی اور جب آپ گھر پہنچے تو آپ نے سوچا کہ آپ نے یہ چیز کیوں خریدی؟ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ پر خریداری کا دورہ پڑا اور آپ خود کو روک نہ سکے۔ تجزیہ سے پتہ چلا کہ تقریباً ساڑھے پانچ فیصد مرد اور چھ فیصد عورتیں Compulsive خریدار ہوتے ہیں ان میں رقم خرچ کرنے کی ایسی خواہش ہوتی ہے جسے وہ کنٹرول نہیں کر پاتے اور بعد میں اس کے سنگین نتائج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

شاپنگ کی لت کو پہلے نفسیاتی عارضے کے طور پر نہیں لیا جاتا تھا لیکن اب اسے نفسیاتی عوارض میں شامل کرلیا گیا ہے۔ اس تحقیق کی بانی ڈاکٹر لارن کا کہنا ہے کہ جن لوگوں کو خریداری کی لت ہوتی ہے انہیں عام طور پر دیگر نفسیاتی مسائل بھی لاحق ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اکثر افراد ہمارے پاس علاج کے لئے آتے ہیں تو انہیں ڈپریشن اور Anxiety سمیت دیگر Impulsive عوارض ہوتے ہیں جن میں جوئے کی لت اور پرخوری بھی شامل ہے۔ فی الحال یہ بات اختلافی ہے کہ خریداری کی لت کو اخلاقی اور سماجی مسائل سمجھا جائے یا طبی مسئلہ کہا جائے؟ لیکن ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ شروع شروع میں Anxiety اور Social Disorder کے معاملے میں بھی اس طرح کے تضاد سامنے آتے ہیں لیکن اب اسے قابل علاج عارضہ سمجھا جاتا ہے۔

خریداری کی لت جوئے کی لت کی طرح خطرناک ثابت ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں دیوالیہ پن گھریلو اور سماجی زندگی کی بربادی، ملازمت اور کاروبار سے محرومی، یہاں تک کہ خودکشی بھی ممکن ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ عورتوں پر یہ الزام لگانا غلط ہے کہ صرف وہ خریداری کی شوقین ہوتی ہیں بلکہ جہاں تک اس کی لت کا سوال ہے وہ عورتوں اور مردوں میں یکساں ہوتی ہے۔ ۞

آپ کے خطوط آپ کی رائے

اصل مجرم اور سزا کا مستحق کون؟

امریکہ نے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ موجودہ پالیسی کے برعکس عراقی امور کے تعلق سے حکمت عملی طے کی جائے گی کیونکہ عراق کے موجودہ حالات ایسے ہوگئے ہیں جو امریکہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ آئے دن معصوم شہریوں کے علاوہ غیر ملکی افواج اور خود عراقی فورسز بھی خودکش حملہ آوروں کا نشانہ بنتی ہیں حالات پر قابو پانے کیلئے غیر ملکی افواج اور عراقی فورسز کی کاروائی سے بھی بے شمار معصوم شہریوں کو موت کے منہ میں جانا پڑتا ہے۔ عراق کے قصبوں اور دیہاتوں پر ہوائی حملے کر کے بھی انہوں نے ہزاروں۔ بے گناہ معصوم شہریوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔

جس دن سے عراق میں وہاں کی عدالت نے امریکہ کی ایماء پر صدام کو سزائے موت کا حکم سنایا عراق میں مزید حالات بگڑ گئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ صدام کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور امریکہ کے خلاف نعرے بلند کئے۔ بین الاقوامی طور پر بھی کافی احتجاج کیا گیا بعض ممالک نے بھی اس کے خلاف آواز بلند کی اور ابھی بھی میڈیا کے ذریعہ آوازیں بلند ہورہی ہیں کیونکہ عراق میں عوام کی منتخب سرکار نہیں ہے اس لئے وہاں جو بھی قانون بنے گا یا جو بھی کاروائی ہوگی لوگ اسے تسلیم نہیں کریں گے بلکہ اسے امریکی دباؤ کے تحت کی جانے والی کاروائی کا نام دیا جائے گا جیسا کہ عملاً وہاں ہورہا ہے۔

جب سے صدر صدام حسین کو معزول کیا گیا اور وہ جیل میں بند ہے تب سے لیکر اب تک بعض باثر ذرائع کے مطابق لاکھوں لوگ مارے جاچکے ہیں ہزاروں گھروں کو تہس نہس کیا گیا۔ ہزاروں عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ ہزاروں بچے یتیم ہوگئے اور اربوں کھربوں کی جائیداد تباہ و برباد ہوگئی۔ ہزاروں خاندان بے گھر ہوگئے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صدام حسین نے امریکہ برطانیہ اور اس کے حلیفوں کا کیا بگاڑا تھا۔ جہاں تک مہلک ہتھیار کا تعلق ہے وہ وہاں نہیں ملا۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے افغانستان اور عراق میں جو عام تباہی مچائی ہے اس کی تلافی ناممکن ہے۔ اسی طرح اسرائیل نے لبنان اور فلسطین میں جو دہشت مچا رکھی ہے اور آئے دن معصوم فلسطینیوں کو قتل کیا جارہا ہے اس سے بھی ساری دنیا واقف ہے۔ یہ سوائے اسلام دشمنی کے اور کچھ نہیں۔ ان کے دل میں اسلام کا کینہ بھرا ہوا ہے۔ اگر غور سے دیکھا اور حقیقت کو جاننے کی کوشش کی جائے تو صدر صدام حسین کی نسبت اسرائیل اور امریکہ کے حکام زیادہ مجرم ہیں جنہوں نے ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ لہٰذا کیوں نہ ایسے لوگوں پر بھی مقدمہ درج کیا جائے اور انہیں بھی ان کے ظلم کی سزا دی جائے۔

(محمد یوسف انور قادیان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16190:: میں سوہربن بنت پی اے محمد مشیر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 15.5.99 ساکن آلور ڈاکخانہ آلور ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ فی الحال منقولہ جائیداد خاکسار کی ذاتی ملکیت کے طور پر 64 گرام گولڈ ہے جس کی موجودہ قیمت 38912 روپے ہے، میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے سکیر　　الامۃ سوہربن　　گواہ سلیمہ امین

وصیت 16191:: میں محمد بدرالدجیٰ ولد معین شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید عمر 35 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن جوران گندی ڈاکخانہ رسولپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد دو بیگھہ زمین قیمت چالیس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد علی　　العبد محمد بدرالدجیٰ　　گواہ عزیز الحق

وصیت 16192:: میں ڈاکٹر محمد مستقیم ولد نور محمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری ہومیو عمر 37 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن بھرتپور ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان مع زمین دو کٹھا قیمت 2,38,000 روپے بمقام بھرتپور ضلع مرشد آباد۔ میری آمد ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ　　العبد ڈاکٹر محمد مستقیم　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16193:: میں نذرالاسلام ولد اسرافیل شیخ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن اسانپور ڈاکخانہ بل کالونی ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے پانچ بیگھا زمین زرعی نمبر 167-135 1060/1354/2514/2376 قیمت 75000 ہزار روپے بمقام اسانپور۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ　　العبد نذرالاسلام　　گواہ عزیز الحق

وصیت 16194:: میں یاقت علی محمد ولد معظم محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 6300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شوکت انصاری　　العبد یاقت علی محمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16195:: میں سی ایچ نثار احمد ولد سی حسن صدیق قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس ایم بشیر الدین　　العبد سی ایچ نثار احمد　　گواہ ظفر اقبال لون

وصیت 16196:: میں عزیز الحق ولد ابسر حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید بیرون عمر 50 سال تاریخ بیعت 1978 ساکن پولیا ڈاکخانہ گوڈا سنہاری ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ دو بیگھا زمین زرعی قیمت 60,000 روپے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد علی مبلغ　　العبد عزیز الحق　　گواہ ڈاکٹر محمد مستقیم

وصیت 16197:: میں ڈاکٹر اسد الزمان ولد نذرالاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم وقف جدید بیرون عمر 38 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن برہم پور ڈاکخانہ برہم پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 2.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ　　العبد ڈاکٹر اسد الزماں　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16198:: میں ابوذر غفاری ولد سجاد شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن شکر آباد ڈاکخانہ جیٹھا ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد ابوذر غفاری　　گواہ عزیز الحق

وصیت 16199:: میں منصور مالی ولد صمد مالی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 21.8.95 ساکن دیگھیر پاڑ ڈاکخانہ یکلتا ضلع دکھن ۲۴ پرگانہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3008 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 1.10.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالکریم شاہ　　العبد منصور مالی　　گواہ ابوطاہر منڈل

داؤدکواور سلیمان کواور ایوب کواور یوسف کواور موسیٰ کواور ہارون کوبھی اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا عطا کیا کرتے ہیں۔ اور زکریا اور یحیٰ اور عیسیٰ اور الیاس (کو بھی) یہ سب کے سب صالحین میں سے تھے اور اسماعیل کواور الیسع کواور یونس کواور لوط کوبھی اور ان سب کو ہم نے تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔ اور ان کے آباء واجداد میں سے اور ان کی نسلوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی بعض کو فضیلت بخشی) اور انہیں ہم نے چن لیا اور صراط مستقیم کی طرف انہیں ہدایت دی۔ اب کون ہے جو کہہ سکتا ہے اس دور میں قرآن مجید کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نئی چیز لے کر آئے ہیں؟ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُری اور غیر انسانی تعلیمات ہی ملی ہیں۔ حالانکہ ہم ثابت کر آئے ہیں کہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دنیا میں قائم فرمایا ہے ان کی اصل تعلیمات اور ان کے اخلاق و رُوحانیت کو زندہ کیا ہے پس کس قدر ظلم ہے ان عیسائی پادریوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محسنِ انبیاء اور محسنِ انسانیت نبی پر جان بوجھ کر جھوٹے اور غلط الزامات لگاتے ہیں اور کینہ و بغض اور دشمنی سے آپ کے کارٹون بنا کر آپ پر ایمان لانے والوں کے دل دکھاتے ہیں۔ اور بائبل کی بُری اور غیر انسانی تعلیمات کو قرآن مجید کی طرف منسوب کرتے ہیں اس موقع پر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بعض مسلمان مفسرین نے بھی غلطی سے اپنی تفسیروں میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان ہی خیالات کو درج کر دیا ہے جو کہ بائبل میں بیان کئے گئے ہیں اسی طرح انہوں نے اس گرد کو جو قرآن مجید نے انبیاء علیہم السلام کے چہروں سے ہٹائی تھی دوبارہ پھر ان کے چہرہ مبارک پر ڈال دی ہماری مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اگر وہ قرآن مجید کی صحیح تفسیر سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مامورِ زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تفسیر پڑھیں جو آپ نے خدا کے عطا کردہ علم سے اپنی کتب میں بیان فرمائی ہے۔

اب کہاں ہیں پوپ صاحب جو اپنی تقریروں میں دشمنانِ اسلام کے حوالے پیش کر کے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو کیا دیا ہے۔ اگر پوپ صاحب اپنا سینہ کھولیں اور اپنے دل کو بڑا کریں تو ان کو سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے اور آپ کی غلامی کا دم بھرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا لیکن اس کے لئے تقویٰ اور خدا خوفی کی ضرورت ہے۔

پوپ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ ان کے مذہب کو تلوار کے زور سے پھیلایا جائے اس تعلق میں انشاء اللہ ہم سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے ایمان افروز اقتباسات پیش کریں گے جو حضور اقدس نے پوپ صاحب کے اعتراضات کے جواب میں ارشاد فرمایا ہے لیکن اس سے پہلے ہم آئندہ گفتگو میں بائبل کی بعض معاشی اور معاشرتی تعلیمات کے متعلق کچھ عرض کریں گے۔ (منیر احمد خادم)

منارۃ المسیح کی مضبوطی کیلئے جائزہ

ماہ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں شمالاً جنوباً آنے والے شدید زلزلہ سے منارۃ المسیح کے آس پاس کی زمین میں کچھ دراڑیں آ گئیں اسکے پیش نظر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم محبوب الرحمٰن صاحب سٹرکچرل انجینئر آف لندن کو ارشاد فرمایا کہ آپ قادیان جا کر اسکا جائزہ لیں۔ چنانچہ موصوف نے ۹ دسمبر ۰۵ء کو قادیان آ کر منارۃ المسیح کی اندرونی و بیرونی تصاویر لیں اور اپنی رپورٹ ۱۶ دسمبر کو حضور انور کی خدمت میں پیش کی جس میں موجودہ صورت حال واضح کی اور ایک ڈیزائن تجویز کیا۔

جب حضور انور ماہ دسمبر میں قادیان تشریف لائے تو حضور کے ساتھ مکرم انجینئر صاحب نے منارۃ المسیح کا جائزہ لیا حضور نے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ دوبارہ آ کر اسکی بنیادیں کھول کر اسکا موجودہ ڈیزائن چیک کریں تا کہ مستقل ٹھوس بنیادوں پر اسکی مضبوطی کا انتظام کیا جا سکے اور مجوزہ ڈیزائن کو فائنل شکل دی جا سکے۔ مکرم محبوب الرحمان صاحب حضور انور کے تاکیدی ارشاد پر ۲۳ مئی کو اس مقصد کے لئے قادیان تشریف لائے اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان سے مشورہ کر کے اور مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم اطہر الحق صاحب ایڈیشنل ناظر تعمیرات کے ساتھ موقعہ پر جائزہ لیکر فیصلہ کیا کہ مسجد کے صحن سے براہ راست کھدائی کی بجائے موجودہ دفتر وقف جدید بیرون کے اندر سے دیواریں کھول کر کھدائی شروع کی جائے۔ چنانچہ ضروری کاروائی اور تیاری کے بعد ۲۴ مئی کو دو جگہوں سے ایک ساتھ کام شروع کیا گیا۔ دفتر کی دیواروں سے آگے جب کھدائی شروع ہوئی تو اس بات کا احساس ہوا کہ مٹی کافی نرم ہے اور کام کرنے والے مزدوروں کو مٹی گرنے سے چوٹیں بھی آ سکتی ہیں چنانچہ دونوں جگہوں پر مسجد کے صحن سے موجودہ اینٹیں اکھڑوا کر اوپر سے اور سائیڈوں سے کھدائی شروع کروائی۔ ان دو ٹیسٹ پٹس کے علاوہ کچھ بور بھی منارہ کے اطراف میں کئے گئے جو منارہ کی بنیاد کی گہرائی اور ڈیزائن کا اندازہ کرنے میں کافی مفید ثابت ہوئے۔ یہ جائزہ ۳۰ مئی تک مکمل کر کے موصوف واپس تشریف لے گئے۔ انشاء اللہ مستقبل قریب میں منارۃ المسیح کی مضبوطی اور مسجد اقصیٰ کی توسیع کا کام عمل میں لایا جائیگا۔ اسکی سٹرکچرل ڈیزائننگ کا کام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم محبوب الرحمٰن صاحب کے سپرد کیا ہے اللہ تعالیٰ مکرم موصوف کو اپنے فضل سے توفیق دے کہ صحیح اور پائیدار بنیادوں پر یہ کام مکمل کر سکیں۔ (ادارہ)

انعامی تمغہ طلباء

تعلیمی ایجوکیشن بورڈ اور یونیورسٹی میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والے طلباء رطالبات کیلئے جماعت میں انعامی تمغہ دیئے جانے کے قواعد موجود ہیں۔ جملہ امراء رصدر صاحبان جماعت احمدیہ اور سیکرٹریان تعلیم اور طلباء کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ اگر جماعت کا کوئی طالب علم میٹرک سے یونیورسٹی کی کلاسز میں اپنے سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوئم تعلیمی سال گزشتہ 2005-06 میں ایسی پوزیشن حاصل کر کے اپنا امتحان پاس کیا ہے تو نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو فوری طور پر اپنے تعلیمی کوائف کی سندات کے ساتھ اطلاع کریں تا کہ ان کو انعامی تمغہ دیئے جانے کے بارے میں جائزہ لیکر فیصلہ کر سکے جملہ شرائط کے ساتھ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ہی انعامی تمغہ کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔

نادار طلباء کو امداد تعلیمی فراہم کرنے کیلئے
صاحب ثروت احباب سے ضروری گزارش

مستحق افراد جماعت کی طرف سے ہندوستان بھر سے اپنے بچوں کی تعلیم کیلئے تعلیمی امداد فراہم کرنے کی درخواستیں نظارت تعلیم کو کثرت سے موصول ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت کو ارشاد فرمایا ہے کہ نادار طلباء کے فنڈ کو مضبوط کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ نادار طلباء کے تعلیمی اخراجات کیلئے اعانت دی جا سکے۔

لہذا جماعت کے ایسے افراد جو اس فنڈ میں حصہ لینے کی حیثیت رکھتے ہیں اس ارشاد کی روشنی میں اپنے عطیات کی رقوم "امداد نادار طلباء" کی مد میں دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ارسال کریں اور نظارت کو بھی اس کی اطلاع بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔ (شیراز احمد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مخزن التصاویر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی طور پر مخزن التصاویر کے نام سے نئے شعبے کا قیام فرمایا ہے۔ اس شعبے کا مقصد نادر تصاویر کو اکٹھا کر کے جماعت کی تاریخ کو تصویری رنگ میں محفوظ کرنا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس خصوصاً خلفائے احمدیت، صحابہ کرام و دیگر بزرگانِ سلسلہ اور تاریخی مواقع کی تصاویر ہوں وہ اس شعبہ کو بھجوا دیں تا کہ ان کو محفوظ کر لیا جائے۔ ان تصاویر کو محفوظ کرنے کے بعد باحفاظت شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا جائے گا۔ اس ضمن میں یہ درخواست ہے کہ ریکارڈ دیتے وقت ہر تصویر سے متعلق ضروری کوائف مثلاً تاریخ، مقام وغیرہ ضرور ساتھ بھیجیں۔ مزید معلومات اور رابطے کے لیے درج ذیل فون نمبر، ای۔میل یا ڈاک کے ذریعہ رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

Makhzanul Tasaweer (AMJ)
22 Deer Park Road, SW19 3TL U.K., London
Tel: Office: +44 (0)20 8875 76300 Mobile: +44 (0) 7909894532
omair@amjinternational.org

(عمیر علیم۔ انچارج دفتر شعبہ مخزن التصاویر)

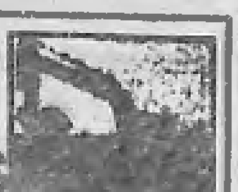
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649
گولبازار ربوہ — 047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 30 November 2006 | Issue No. 48

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اس دنیا کی فانی چیزوں کے پیچھے مت دوڑو بلکہ زندہ خدا سے اپنا تعلق جوڑو

اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم اس کی عبادت کریں یاد رکھو کہ اللہ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں لیکن ہم اس بات کے محتاج ہیں کہ ہم اپنے رب کی عبادت کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 ر نومبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رب کے متعلق بیان کیا گیا تھا۔ اسی مضمون کو جاری رکھوں گا میں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ رب العالمین کی صفت میں تمام صفات جمع ہیں وہ بھی جن کا ہمیں علم ہے وہ بھی جن کا ہمیں علم نہیں اور وہ تمام صفات انتہائی کمال تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حسن واحسان انہی صفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خوبصورتی کے اس اعلیٰ نقطہ تک پہنچی ہوئی ہیں جس کا انسان احاطہ نہیں کرسکتا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ رب العالمین کے بندے پر جو انعامات اور فضل ہیں یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی دین ہے نہ کہ اس بندے کا کوئی کمال ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفت رب انسان کو بہت ساری بلاؤں سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ اور یہ بھی بتاتی ہے کہ انسان اس کے احسانوں کے نیچے دبا ہوا ہے ربّ العٰلمین صرف مشکلات سے ہی نہیں نکالتا بلکہ اس کا احسان یہ بھی ہے کہ اس کے انعامات کی بارش بھی اس کی مخلوق پر ہو رہی ہے اس کا تقاضہ ہے کہ ایسی عبادت ہو جو روح کے جوش سے ہو اور اس کے نتیجہ میں ہم اللہ کی ربوبیت کے شکرانے کا اظہار کرسکتے ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث میں مختلف جگہ پر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے احسانات کا ذکر ہے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے کھول کھول کر رکھا ہے حضور نے فرمایا پرانے مفسرین میں ایک علامہ رازی بھی ہیں جنہوں نے اس بارے میں نہایت عمدہ تفسیر کی ہے چنانچہ اس ضمن میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت رب کے متعلق علامہ رازیؒ کی تفسیر سے چند نکات بیان فرمائے۔

فرمایا انسان اپنے فائدہ یا اپنی تعریف کے لئے ربوبیت کرتا ہے لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ بغیر حصول فائدہ اور تعریف کے ربوبیت کررہا ہے اسی طرح جب کوئی غیر اللہ کوئی ربوبیت کرتا ہے تو اس کے خزانے میں کمی واقع ہونا شروع ہوجاتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ ربوبیت کرتا ہے تو اسکے خزانے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

اللہ کے سوا دیگر لوگ جو ربوبیت کرتے ہیں اگر ناراض ہوجائیں تو اپنی عطا سے محروم کردیتے ہیں مگر اللہ کا سلوک اس کے بالکل برعکس ہے اسی طرح اللہ اس وقت بھی ربوبیت فرمارہا تھا جب انسان کوئی چیز بھی نہیں تھا۔ اللہ اور غیروں کی ربوبیت میں ایک واضح فرق یہ بھی ہے کہ اس کی ربوبیت کا احسان غیر محدود ہے۔ اس کی ربوبیت بندے سے منقطع نہیں ہوسکتی ہے۔ اور یہی صفت رب ہمیں بتاتی ہے کہ آئندہ بھی نبی بھیج سکتا ہے فرمایا اس لئے ہم پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں خاص طور پر احمدی کے حوالہ سے کہ ہم اس رب العالمین کے حق عبادت کو ادا کریں۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ کسی اور کے حضور نہیں جھکنا۔ اگر جھکنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ہے جسکے احسانات کی ہم پر بارش ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ" کہ یہ ہے تمہارا رب جو سب کو پیدا کرنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں تم کہاں بہکا کر لے جائے جارہے ہو۔

اس دنیا کی فانی چیزوں کے پیچھے مت دوڑو بلکہ زندہ خدا سے اپنا تعلق جوڑو۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم اس کی عبادت کریں یاد رکھو کہ اللہ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں لیکن ہم اس بات کے محتاج ہیں کہ ہم اپنے رب کی عبادت کریں۔ فرمایا ہر ایک احمدی کو چاہئے کہ رب کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھے۔ زمانے کے امام کا انکار کر کے اللہ کی صفت ربوبیت کو خود مسلمانوں نے محدود کردیا ہے۔ ان حالات میں ایک احمدی ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا صحیح فہم وادراک حاصل ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ اپنے رب کا شکرگزار بننا چاہئے۔ اگر شکر نہ کیا تو ہمارے دعوے صرف دعوے ہوں گے لیکن اللہ صرف دعویٰ پر انعامات نہیں دیا کرتا اللہ کرے کہ ہم حقیقی رنگ میں اپنے رب کی پہچان کرنے والے بن جائیں تا کہ دوسروں کو بھی یہ نعمت دے سکیں تا کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ امن وسکون پیدا ہوسکے۔ ❁

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur -1, Ph: 2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahdo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی